اصالتِ کل ، امامتِ کل ،سیادتِ کل، امارتِ کل

حکومتِ کل، ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

حکومت
رسول اللہ ﷺ کی

مصنف

مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

مکتبہ امام اہلسنت، لاہور

فون:0332-9292026

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب------**حکومت رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کی**

مصنف-------مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

صفحات----------176

قیمت---------- روپے

اشاعتِ اول-------ربیع النور 1435ھ، جنوری 2014ء

ناشر--------**مکتبہ امام اہلسنت، لاہور**

فون:0332-9292026

اجمالی فہرست

فہرس

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله وعلى ألك واصحابك يا حبيب الله

مُقَدّمۃ

اختیارات مصطفی اورعقیدۂ اہل سنت

اختیارات کی دوقسمیں ہیں:

(1)**تشریعیہ**:

یعنی کسی فعل کوفرض یاحرام یاواجب یامکروہ یامستحب یامباح کردینا۔

(2)**تکوینیہ**:

جیسا کہ زندہ کرنا، مارنا، کسی کی حاجت پوری کردینا، کسی سے مصیبت دورکر دیناوغیرہ وغیرہ۔

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اختیارات اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوعطافرمائے ہیں۔

تشریعی اختیارات:

تشریعی اختیارات کی پھردوصورتیں ہیں:

(1)**حکمِ عام میں سے کسی کی تخصیص کردینا**۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا** ﴾ترجمہ :نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کریں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا وہ صریح

گمراہی میں بہکا۔ (پ22،سورۃالاحزاب،آیت22)

یہاں ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوخرید کرآزادفرمایااورمتبنّٰی (لے پالک بیٹا) بنایا تھا،حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا،اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں،جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیااورعرض کربھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسندنہیں کرتی،اوران کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بناپرانکارکیا،اس پر یہ آیہ کریمہ اتری،اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اورنکاح ہوگیا۔

(الجامع لاحکام القرآن(امام قرطبی)ج 14،ص165،دارالکتاب العربی، بیروت)☆(الدرالمنثور،ج 6،ص537.638،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پرخواہی نخواہی راضی ہوجائے خصوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند وبالاتر ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پررب العزۃ جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشادفرمائے جوکسی فرضِ الٰہ کے ترک پرفرمائے جاتے اوررسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایایعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگرہمارافرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مسلمانوں کواس کے نہ ماننے کااصلاً اختیارنہ رہاجو نہ مانے گاصریح گمراہ ہوجائے گادیکھورسول کے حکم دینے سے کام فرض ہوجاتا ہے

اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا، ولہٰذا ائمہ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوٰی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے جیسا کہ میزان الشریعۃ الکبری کے حوالے سے آگے آ رہا ہے۔

صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، اتنے میں کھجوریں خدمت اقدس میں لائی گئیں، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کر دے، عرض کی: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں ((فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ قَالَ: اِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان الخ، ج 1، ص 259، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب الھبة، باب اذا وھب ھبة الخ، ج 1، ص 354، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار الخ، ج 1، ص 314، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کفارة الفطر الخ، ج 2، ص 175، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب کفارة من اتی اھله فی رمضان، ج 1، ص 325، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجة، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فی کفارة من افطر الخ، ص 121، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه، ج 2، ص 241,281، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(مسند الدارمی، کتاب الصیام، باب الذی یقع علی امرأته فی شھر رمضان، ج 1، ص 343,344، دار المحاسن للطباعة، قاہرة)☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلة

للصائم، ج 2، ص 409,410، دار المعرفة، بیروت)☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، ج 2، ص 436، دار المعرفة، بیروت)☆(السنن الکبری، کتاب الصیام، باب کفارة من اتی اھله فی نہار رمضان، ج 4، ص 221,222، دار صادر، بیروت)

حکمِ عام یہ ہے کہ جو شخص قصداً روزہ توڑے تو اس پر لازم ہے کہ یا تو وہ غلام آزاد کرے یا پھر دو مہینے روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے ان کو مستثنٰی کر دیا۔

مسند امام احمد میں بسندِ ثقات رجال صحیح مسلم ہے ((ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلٰوتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ)) ترجمہ: ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 25، المکتب الاسلامی، بیروت)

پوری امت کے لیے حکم یہ ہے کہ روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے، مگر نبی مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس شخص کو اس حکمِ عام سے مستثنٰی فرما دیا۔

امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں "من خصائصہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یخص من شاء بما شاء من الاحکام" سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنٰی فرما دیتے۔

(المواہب اللدنیة، المقصد الرابع، ج 2، ص 689، المکتب الاسلامی، بیروت)

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا ''مِن الاحکامِ وغیرِھا '' کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ،المقصد الرابع ،ج5،ص322،دارالمعرفۃ ،بیروت)

امام جلیل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا ''بَاب اختِصَاصه صلی الله عَلَیۡهِ وَسلم بِأَنَّهُ یخص من شَاءَ بما شَاءَ من الۡأَحۡکَام '' باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

(الخصائص الکبریٰ ،ج2،ص262، مرکز اہلسنت، گجرات الہند)

آپ رحمۃ اللہ علیہ ''انموذج اللبیب'' میں فرماتے ہیں ''ویخص من شاء بما شاء من الأحکام کجعله شهادة خُزیمة بشهادة رجلین ''ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے چاہیں جس حکم کے ساتھ خاص فرمادیں جیسا کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی دو آدمیوں کے قائم مقام کردی۔

(انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،ج1،ص207،وزارۃالاعلام،جدہ)

ارشادالساری شرح صحیح بخاری میں ہے ''خصوصیة لـه لاتکون لغیرہ اذکان له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من الاحکام ''ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ کوبخشی (کہ چھ ماہ کی بکری کی قربانی ان کے لئے جائز فرمادی) جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب العیدین ،ج2،ص657، دارالکتب العلمیة، بیروت)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''وَلِلشَّارِعِ أَنۡ یَخُصَّ مِنَ الۡعُمُومِ

مَا شَاءَ ''ترجمہ: نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرمادیں۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب الجنائز ،فصل فی نہی النساء عن النیاحۃ،ج1، ص304، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

حاشیہ سندی علی سنن نسائی میں ہے ''هَذَا الترخیص خَاص فِی أم عَطِیَّة وللشارع أَن یخص من یَشَاء ''ترجمہ: یہ رخصت خاص طور پر ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں کسی حکم سے خاص فرمادیں۔

(حاشیہ سندی علی سنن نسائی ،ج7،ص149،المطبوعات الاسلامیہ،حلب)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عَدَّ أَئِمَّتُنَا مِنۡ خَصَائِصِهِ علیه السلام أَنَّهُ یَخُصُّ مَنۡ شَاءَ بِمَا شَاءَ، کَجَعۡلِهِ شَهَادَةَ خُزَیۡمَةَ بۡنِ ثَابِتٍ بِشَهَادَتَیۡنِ ''ترجمہ: ائمہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے شمار کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے لیے جو چاہیں خاص فرمادیں جیسا کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو دو کے قائم مقام بنادیا۔

(مرقاۃ المفاتیح،باب السجود وفضلہ،ج2،ص723،دارالفکر،بیروت)

(2) **کسی چیز کے حلال وحرام ہونے کی نسبت اپنی طرف کرنا۔** جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا ﴿قَاتِلُوا الَّذِینَ لَا یُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ وَلَا یُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ (پ10، سورۃالتوبہ،آیت29)

صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں نے سال فتح

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا۔

(صحيح البخاری، كتاب البيوع باب بيع الميتة والاصنام ،ج 1،ص298،قديمی كتب خانه ، كراچی)☆(صحيح مسلم ،كتاب البيوع، باب تحريم الخمر والمية الخ،ج 2،ص23، قديمی كتب خانه ،كراچی)

صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا((حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ وَجَعَلَ اثْنَىْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى)) تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کردیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

(صحيح البخاری ،فضائل المدينة، باب حرم المدينة،ج1،ص251، قديمی كتب خانه، كراچی)☆(صحيح مسلم ،كتاب الحج، باب فضل المدينة،ج1،ص442، قديمی كتب خانه ، كراچی)☆(مسند احمد بن حنبل ،عن ابی ہريرة رضی الله عنه،ج 2،ص487، المكتب الاسلامی ،بيروت)☆(المصنف لعبد الرزاق، كتاب حرمة المدينة،ج9،ص260، المجلس العلمی، بيروت)

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی رضی للہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "كان الحق تعالٰی جعل له صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يشرع من قبل نفسه ماشاء كما فی حديث تحريم شجر مكة فان عمّه العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قال له يارسول الله الا الاذخر فقال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا الاذخر ولو ان الله تعالٰی لم يجعل له ان يشرع من قبل نفسه لم يتجرّأ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يستثنی شيئامما حرمه الله تعالٰی "یعنی اللہ رب العزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ

کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے۔ فرمایا: اچھا نکال دی، اس کا کاٹنا جائز کردیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنٰی فرمادیں۔

(ميزان الشريعة الكبرٰی، فصل فی بيان جملة من الامثلة المحسوسة الخ،ج 1،ص60، دارالكتب العلمية، بيروت)

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبرٰی باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں "كان الامام ابو حنيفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اكثر الائمة ادباً مع الله تعالٰی ولذلك لم يجعل النية فرضا وسمی الوتر واجباً لكونهما ثبتا بالسنة لابالكتاب فقصد بذلك تمييز مافرضه الله تعالٰی وتمييز ما اوجبه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فان مافرضه الله تعالٰی اشد مما فرضه رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذات نفسه حين خيّره الله تعالٰی ان يوجب ماشاء او لايوجب" ترجمہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ کہ قرآن عظیم سے، تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کردیا جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کردیں جسے نہ چاہیں نہ کریں۔

(میزان الشریعۃ الکبرٰی، باب الوضو ،ج1،ص147،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

میزان مبارک میں شرعی حکم کی کئی قسمیں کیں، ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی ،پھر فرمایا''الثانی ما اباح الحق تعالٰی لنبیہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان یسنہ علی رایہ ھو کتحریم لبس الحریر علی الرجال وقولہ فی حدیث تحریم مکۃ الا الاذخر ولو لا ان اللہ تعالٰی کان یحرم جمیع نبات الحرم لم یستثن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الاذخر ونحو حدیث لو لا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل ونحو حدیث لو قلت نعم لوجبت ولم تستطیعوا فی جواب من قال لہ فی فریضۃ الحج اکل عام یارسو ل اللہ قال لا ولو قلت نعم لو جبت وقد کان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخفف علی امتہ وینھاھم عن کثرۃ السؤال ویقول اترکونی ماترکتکم اہ باختصار'' ترجمہ:شرعی حکم کی دوسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں مصطفٰی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جوراہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا اوراسی حرمت مکہ سے گیاہِ اذخر کو استثناء فرمادیا۔ اگراللہ عزوجل نے مکہ معظّمہ کی ہر جڑی بوٹی کوحرام نہ کیا ہوتا تو حضور کواذخر کے مستثنٰی فرمانے کی کیا حاجت ہوتی۔اوراسی قبیل سے ہے حضور کاارشاد کہ اگرامت پر مشقت کااندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کوتہائی رات تک ہٹادیتا۔اوراسی باب سے ہے کہ جب حضور نے حج کی فرضیت بیان فرمائی، کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہرسال فرض ہے؟ فرمایا: نہ،اوراگر میں ہاں کہہ دوں تو ہرسال فرض ہوجائے اور پھر تم سے نہ ہوسکے اوریہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف وآسانی فرماتے اورمسائل زیادہ پوچھنے سے منع کرتے اورفرماتے ہیں مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

(میزان الشریعۃ الکبرٰی ،فصل شریف فی بیان الذم من الائمۃ الخ،ج 1،ص67، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکٰوۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں'' احکام مفوض بود بوے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ برقول صحیح ''ترجمہ:قول صحیح کے مطابق احکام حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سپرد تھے۔

(اشعہ اللمعات ،باب الاضحیۃ، الفصل الاول،ج1،ص609،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

تکوینی اختیارات:

اسی طرح تکوینی اختیارات بھی اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کوعطافرمائے ہیں۔اللہ تعالٰی ارشادفرماتا ہے﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ترجمہ: منافقوں کویہی برالگا کہ اللہ اوراس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔ (پ10،سورۃالتوبۃ،آیت74)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکٰوۃ دینے میں کمی کی سیدعالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ترجمہ:ابن جمیل کوکیا بُرالگا یہی نا کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کردیا، جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری ،کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین ،ج1،ص198،قدیمی کتب خانہ ،پشاور)

امام بخاری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ!((إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ:ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ:فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے آپ سے بہت سی حدیثیں سنیں لیکن وہ سب بھول گئیں، حضور نے فرمایا اپنی چادر پھلاؤ میں نے پھیلادی تو آپ نے لپ بھر کراس میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے سینے سے لگالو میں نے لگالی، پس

میں اس کے بعد کسی حدیث کو نہیں بھولا۔ (صحیح البخاری، ج1، ص35، دارطوق النجاۃ)

امام اجل احمد بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "ھو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم خلیفۃ اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی من یشاء "ترجمہ: وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع انکے ارادے کے زیر فرمان کردئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(الجوہر المنظم، الفصل السادس، ص42، المکتبۃ القادریۃ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

مقدمہ رسالہ شاہ عبدالعزیز میں ہے "حضرت امیر وذریۃ طاہرہ اورا تمام امت برمثال پیران ومرشدان می پرستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ میدانند "ترجمہ: حضرت امیر (مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) اوران کی اولاد کو تمام امت اپنے مرشد جیسا سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے۔

(تحفہ اثنا عشریہ، باب ہفتم درامامت، ص214، سہیل اکیڈمی، لاہور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں "احکام الٰہی کی دو قسمیں ہیں: تکوینیہ مثل احیاء واماتت وقضائے حاجت ودفع مصیبت وعطائے دولت ورزق ونعمت وفتح وشکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کردینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر

خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ان کے لیے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں اور راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے انہیں حکم نہ دیا۔ (پ25، سورۃ الشعراء، آیت21)

اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالی ﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

(پ29، سورۃ النّٰزعٰت، آیت5)

اور ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں، جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)) ترجمہ: مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں کہ اگلی امتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہوسکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ج 1، ص432، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب وجوب الحج، ج2، ص1، نور محمد کارخانہ، کراچی)☆(سنن ابن ماجۃ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص2، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہوجائے۔

یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح وبلاحرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں خدا ورسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے۔ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب حکم نہ دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع کیا نہیں اور تم منع کررہے ہو۔ مجلس میلاد مبارک وقیام وفاتحہ وسوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے۔ فنور اللہ منزلہ واکرم عندہ نزلہ امین۔

(فتاوی رضویہ ملخصاً، ج30، ص511، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائبِ مطلق ہیں، تمام جہان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحتِ تصرّف کردیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو اُنھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السمٰوات والارض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ فرمان ہیں، جنت ونار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا وآخرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا کا ایک حصہ ہے۔

احکامِ تشریعیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ میں کردیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کردیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

(بہار شریعت، حصہ1، ص80تا85، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

الباب الاول
اختیاراتِ تشریعیہ

اختیارات تشریعیہ

اختیاراتِ تشریعیہ سے مراد کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا ہے۔

فصل اول:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص یا چند لوگوں کو حکمِ عام سے مستثنیٰ فرمادیا۔

روزے کا کفارہ معاف فرمادیا

حدیث: صحاح ستہ اور اس کے علاوہ بہت سی کتب احادیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: ((هَلَكْتُ)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: ((وَمَا شَأْنُكَ؟)) ترجمہ: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ عرض کی: ((وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ)) ترجمہ: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کر لی۔ فرمایا: ((هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً)) ترجمہ: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی: ((لَا)) ترجمہ: نہیں، فرمایا: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ترجمہ: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: ((لَا)) ترجمہ: نہیں، فرمایا: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ترجمہ: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی: ((لَا أَجِدُ)) ترجمہ: میں نہیں پاتا، ((فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ)) اتنے میں کھجوروں کا ٹوکرہ خدمت اقدس میں لایا گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) ترجمہ: انہیں لو اور خیرات کر دو، عرض کی: ((أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا)) ترجمہ: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟

مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

((فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ قَالَ:اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) ترجمہ: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے،اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحيح البخاری ،كتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان الخ ،ج 1،ص259،قديمی كتب خانه، كراچی)☆(صحيح البخاری ،كتاب الهبة، باب اذا وهب هبة الخ ،ج 1،ص354،قديمی كتب خانه ،كراچی)☆(صحيح مسلم ،كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع فی نهار الخ،ج 1،ص314، قديمی كتب خانه ،كراچی)☆(سنن الترمذی، كتاب الصوم، باب ماجاء فی كفارة الفطر الخ،ج 2،ص175، قديمی كتب خانه ،كراچی)☆(سنن ابی داود ،كتاب الصيام، باب كفارة من اتی اهله فی رمضان ،ج 1،ص325،آفتاب عالم پريس، لاهور)☆(سنن ابن ماجة، ابواب ماجاء فی الصيام، باب ماجاء فی كفارة من افطر الخ ،ص 121،ايچ ايم سعيد كمپنی ،كراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه ،ج 2،ص241,281،المكتب الاسلامی ،بيروت)☆(مسند الدارمی، كتاب الصيام ،باب الذی يقع علی امرأته فی شهر رمضان ،ج1،ص343,344،دارالمحاسن للطباعة ،قاهرة)☆(سنن الدارقطنی، كتاب الصيام، باب القبلة للصائم،ج 2،ص409,410،دارالمعرفة ،بيروت)☆(سنن الدارقطنی، كتاب الصيام، باب القبلة للصائم ،ج 2،ص436،دارالمعرفة ،بيروت)☆(السنن الكبری ،كتاب الصيام، باب كفارة من اتی اهله فی نهار رمضان،ج 4،ص221,222، دارصادر ،بيروت)

سنن ابی داود میں امام شہاب زہری تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ''وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ'' ترجمہ: یہ خاص اسی شخص کیلئے رحمت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔ (سنن ابی داود، كتاب الصيام،ج 1،ص325، آفتاب عالم پريس ،لاهور)

صرف دو نمازیں پڑھنے کی اجازت

حدیث: مسند امام احمد میں بسندِ ثقات رجال صحیح مسلم ہے ((ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَايُصَلِّي إِلَّا صَلٰوتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ)) ترجمہ: ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

(مسند احمد بن حنبل، حديث رجال من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم،ج 5،ص25، المكتب الاسلامی ،بيروت)

یھی رخصت حضرت فضاله کو عطا فرمائی

حدیث: حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: ((عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ:قُلْتُ:إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي، فَقَالَ:حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا ، فَقُلْتُ:وَمَا الْعَصْرَانِ؟ فَقَالَ:صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا)) ترجمہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا،اور جو چیزیں سکھائیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو،فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: ان اوقات میں مجھے بہت زیادہ مصروفیت ہوتی ہے،آپ مجھے ایسا جامع حکم ارشاد فرمائیں جو مجھے کفایت کرے،فرمایا: عصرین کی پابندی کرو۔ ہماری لغت میں عصرین کا لفظ نہیں تھا،لہذا میں نے پوچھا کہ عصرین سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا: فجر اور عصر کی نمازیں۔

(ابو داؤد،ج 1،ص116،المكتبة العصريه،بيروت)

بعض لوگوں کو زکوۃ اور جھاد میں رخصت

حدیث: سنن ابی داؤد میں ہے ((عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ

أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا، وَلَا يُعْشَرُوا، وَلَا يُجَبُّوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا، وَلَا تُعْشَرُوا، وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ)) ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ان کے دل کو نرم کرنے کے لئے انہیں مسجد میں ٹھہرایا، اہلِ وفد نے اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط رکھی کہ نہ تو وہ جہاد میں شمولیت اختیار کریں گے، نہ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نہ ہی نماز ادا کریں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں شرکت نہ کرنے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور نماز کے بارے میں فرمایا کہ جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (سنن ابو داؤد، ج3، ص163، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی

حدیث: صحیحین (بخاری ومسلم) میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا: ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)) ترجمہ: اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمھارے بعد کسی دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید، ج1، ص132، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتہا، ج2، ص154، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت ہے "خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَاتَكُونُ لِغَيْرِهِ اِذْكَانَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ

الْاَحْكَامِ" ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب العیدین، ج2، ص657، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی

حدیث: صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ((قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ؟ قَالَ: ضَحِّ بِهَا)) ترجمہ: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے، ان (حضرت عقبہ) کے حصے میں چھ ماہ کی بکری آئی، حضور سے عرض کیا: میرے حصے میں چھ ماہ کی بکری آئی ہے۔ فرمایا: ((ضَحِّ بِهَا)) ترجمہ: تم اسی کی قربانی کر دو۔

(صحیح البخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمۃ الاضاحی بین الناس، ج2، ص832، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیۃ، ج2، ص155، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے۔ ((وَلَا رُخْصَةَ فِيهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ)) ترجمہ: تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب لایجزی الجذع الخ، ج9، ص270، دارصادر، بیروت)

شیخ محقق عبد الحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں "احکام مفوض بود بوے صلی اللہ علیہ وسلم برقول صحیح" ترجمہ: قولِ صحیح کے مطابق احکام حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے سپرد تھے۔

(اشعه اللمعات شرح المشکوٰة ،باب الاضحیة،ج1،ص609، مکتبه نوریه رضویه، سکھر)

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نوحہ کی اجازت

حدیث: صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب بیعت زنان کی آیت اتری اوراس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ ﴿لَا یَعْصِینَکَ فِی مَعْرُوفٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اورکسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔

(پ28،سورۃالممتحنہ،آیت12)

اورمردے پربَین کرکے رونا چیخنا بھی گناہ تھا، میں نے عرض کی:((یَا رَسُولَ اللہِ، إِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُمْ کَانُوا أَسْعَدُونِی فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا بُدَّ لِی مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِلَّا آلَ فُلَانٍ)) ترجمہ: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کواستثناءفرمادیجئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہوکرمیری ایک میت پرنوحہ کیا تھا تو مجھے ان کی میت پرنوحے میں ان کا ساتھ دینا ضروری ہے، سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کردیئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز،ج1،ص304، قدیمی کتب خانه، کراچی)

اورسنن نسائی میں ارشادفرمایا:((اذْهَبِی فَأَسْعِدِيهَا)) ترجمہ: جاان کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اوروہاں نوحہ کرکے پھرواپس آ کر بیعت کی۔

(سنن النسائی، کتاب البیعة ،باب بیعة النساء،ج2،ص183، نور محمد کارخانه، کراچی)

ترمذی کی روایت میں ہے۔((فَأَذِنَ لَهَا)) ترجمہ: سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

(سنن الترمذی ،کتاب التفسیر ،ج5،ص202،دارالفکر ،بیروت)

مسنداحمد میں ہے،فرمایا ((اذهَبِی فَکَافِيهِم)) ترجمہ: جاؤان کا بدلہ اتار

آ ؤ۔

(مسند احمد بن حنبل ،ج6،ص407،المکتب الاسلامی،بیروت)

علامہ یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی676ھ)اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں''هَـذَا مَحْمُولٌ عَلَى التَّرْخِيصِ لِأُمِّ عَطِيَّةَ فِي آلِ فُلَانٍ خَاصَّةً كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ وَلَا تَحِلُّ النِّيَاحَةُ لِغَيْرِهَا وَلَا لَهَا فِي غَيْرِ آلِ فُلَانٍ كَمَا هُوَ صَرِيحٌ فِي الْحَدِيثِ'' ترجمہ: یہ حدیث محمول ہے اس بات پر کہ یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کودی تھی خاص آل فلاں کے بارے میں جیسا کہ ظاہر ہے،ان کے علاوہ کسی کے لیے نوحہ کرنا حلال نہیں اورام عطیہ کے لیے بھی الِ فلاں کےعلاوہ حلال نہیں جیسا کہ حدیث میں صریح ہے۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب الجنائز ،فصل فی نہی النساء عن النیاحة ،ج1ص304،قدیمی کتب خانه، کراچی)

مزیدفرماتے ہیں''وَلِلشَّارِعِ أَنْ يَخُصَّ مِنَ الْعُمُومِ مَا شَاءَ'' ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہے خاص فرمادیں۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب الجنائز ،فصل فی نہی النساء عن النیاحة ،ج1ص304،قدیمی کتب خانه، کراچی)

حاشیہ سندی علی سنن نسائی میں ہے''هَـذَا الترخیص خَاص فِي أم عَطِيَّة وللشارع أَن يخص من يَشَاء'' ترجمہ: یہ رخصت خاص حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواختیار ہے کہ جس کو چاہیں کسی حکم سے خاص فرمادیں۔

(حاشیه سندی علی سنن نسائی ،ج7،ص149،المطبوعات الاسلامیه،حلب)

یہی اجازت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی

حدیث: عبداللہ ابن عباس سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے((قَالَتْ :یَا رَسُولَ اللہِ إِنَّ أَبِی وَأَخِی مَاتَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ فُلَانَةَ

أسعدتنی وَقد مَاتَ أَخُوهَا)) انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں میرا باپ اور بھائی فوت ہوئے تو فلاں عورت نے میرا ساتھ دیا تھا اور اب اس کا بھائی فوت ہوا ہے۔

(فتح الباری لابن حجر،ج 8،ص639،دارالمعرفۃ،بیروت)☆عمدۃ القاری،ج 19،ص232،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

یہی اجازت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی

حدیث: ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بھی ایک نوحے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا، فرماتی ہیں:((فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا، فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِنَّ، فَلَمْ أَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ)) میں نے کئی بار حضور سے عرض کی، آخر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا بدلہ اتارنے کی اجازت دے دی، ان کا بدلہ اتارنے کے بعد پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

(سنن الترمذی ،کتاب التفسیر ،سورۃ الممتحنۃ،ج5،ص202، دارالفکر، بیروت ☆فتح الباری لابن حجر،ج 8،ص639،دارالمعرفۃ،بیروت)☆عمدۃ القاری،ج 19،ص232،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

یہی اجازت ایک بڑھیا کو بھی عطا فرمائی

حدیث: حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں((أَدْرَكْتُ عَجُوزًا لَنَا كَانَتْ فِيمَنْ بَايَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:أَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَأَخَذَ عَلَيْنَا:أَنْ لَا تَنُحْنَ ، قَالَتِ الْعَجُوزُ:يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ نَاسًا قَدْ كَانُوا أَسْعَدُونِي عَلَى مُصِيبَةٍ أَصَابَتْنِي، وَإِنَّهُمْ أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، ثُمَّ إِنَّهَا أَتَتْهُ فَبَايَعَتْهُ)) ترجمہ: میں نے اپنے خاندان کی ایک بڑھیا کو پایا ہے جوان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ فرماتی ہیں کہ

میں ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، بڑھیا بولی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب مجھ پر مصیبت آئی تھی تو انہوں نے میرے لیے نوحہ کیا تھا، اور اب ان پر مصیبت آئی ہوئی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے لیے نوحہ کروں، (اجازت ملنے پر وہ گئیں اور نوحہ کر کے) واپس آئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

(مسند احمد بن حنبل،حدیث عجوز من الانصار،ج 27،ص88،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆فتح الباری لابن حجر،ج 8،ص639،دارالمعرفۃ،بیروت☆عمدۃ القاری،ج 19،ص232،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

وفاتِ شوہر کے سوگ کو صرف تین دن فرمادیا

حدیث: طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا((تَسَلَّبِي ثَلاثًا ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ)) تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،ذکر جعفر بن ابی طالب،ج 4،ص41، دارصادر، بیروت)☆(کنز العمال،ج9،ص650،مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

فائدہ: یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن عدت اور سوگ واجب ہے۔ قرآن مجید میں ہے:﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

(پ 2،سورۃ البقرۃ،آیت234)

سورت سکھانے کو مہر فرمادیا

حدیث: سہل بن سعد الساعدی فرماتے ہیں ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟، فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا، قَالَ: لَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ: فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟، قَالَ: نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کیا، وہ کافی دیر تک کھڑی رہی، تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے فرما دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کو دینے کے لئے تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی: میرے پاس میرے اس تہبند کے علاوہ کوئی چیز نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اپنا تہبند اس کو دے دے گا تو پھر بغیر تہبند کے بیٹھے گا، کوئی اور چیز تلاش کرو، عرض کی میرے پاس کوئی چیز نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو، انہوں نے ڈھونڈا، کوئی چیز نہ ملی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ عرض کی: جی ہاں! یہ یہ سورتیں یاد ہیں یعنی ان سورتوں کے نام لئے جو انہیں

یاد تھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیرا نکاح قرآن کے بدلے اس عورت سے کر دیا۔

(جامع الترمذی، ج3، ص413، مصطفی البابی، مصر☆ ابوداؤد، باب فی التزویج علی العمل یعمل، ج2، ص236، المکتب العصریہ، بیروت)

اسی طرح کی ایک روایت ابو نعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ہے، ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو۔ عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا ((اما تحسن سورۃ من القرأن فاصدقها السورۃ ولایکون لاحدٍ بعدك مهرًا)) ترجمہ: کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورۃ سکھانا ہی اس کا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، ترجمه ابو النعمان الازدی، ج2، ص267، دارالفکر، بیروت)

فائدہ: یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے مستثنیٰ فرمادیا کہ مہر مال ہونا چاہیے اور کم از کم دس درہم ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو۔ (پ5، سورۃ النساء، آیت 24)

سنن دارقطنی، سنن کبریٰ للبیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: ((عَنْ عَلِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)) ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دس دراہم سے کم مہر نہیں ہے۔

(سنن دارقطنی، باب المهر، ج4، ص361، مؤسسة الرسالة، بیروت☆السنن الکبری للبیهقی، باب مایجوزان یکون مهراً، ج7، ص393، دارالکتب العلمیه، بیروت☆ مصنف ابن ابی شیبه، باب ماقالوا

فی مہر النساء واختلافھم فی ذلک،ج3،ص493،مکتبۃ الرشد،الریاض)

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان دیکھی گواہی قبول

حدیث : حضرت خزیمہ اور حدیث حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مُکر گیا اور گواہ مانگا، جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ ہوا تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے ((أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کی ((بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (وفی الثانی) صدقتك بما جئت به وعلمت انك لاتقو ل الا حقا (وفی الثالث) انا اصدقك علی خبر السماء والارض الا اصدقك علی الاعرابی)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں، میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا ہوں اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے میں آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں، کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

(سنن ابی داود، کتاب القضاء، باب اذا علم الحاکم صدق الخ،ج2،ص152، آفتاب عالم پریس ،لاہور)☆(شرح معانی الآثار، کتاب القضاء والشہادات، کفایۃ شہادۃ خزیمہ الخ،ج2،ص310، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(کنزالعمال،ج13،ص379،مؤسسۃ الرسالہ ،بیروت)☆(المعجم الکبیر،ج4،ص87،المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)☆(اسدالغابۃ ،ترجمہ خزیمۃ بن ثابت،ج1،ص697، دارالفکر، بیروت)☆(کنزالعمال،ج13،ص380، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواھی دو مردوں کے برابر

حدیث: اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی ((فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ)) ترجمہ: پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی دو کے برابر فرمادی۔

(سنن ابی داود، کتاب القضاء، باب اذا علم الحاکم صدق الخ،ج2،ص152، آفتاب عالم پریس ، لاہور)

اورارشاد فرمایا ((مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ)) ترجمہ: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

(المعجم الکبیر ،عن خزیمہ ،ج4،ص87،المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)☆(کنزالعمال بحوالہ مسند ابی یعلیٰ ،ج13،ص380، موسسۃ الرسالہ، بیروت)☆(التاریخ الکبیر ،ج1،ص87،دارالباز للنشروالتوزیع ،مکۃ المکرمۃ)

فائدہ :ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور نے قرآن عظیم کے دو گواہوں والے حکمِ عام سے حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔جیسا کہ قرآن عظیم میں ہے ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ ترجمہ: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو۔ (پ28،سورۃالطلاق،آیت2)

سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جوانی میں رضاعت

حدیث : صحیح مسلم وسنن نسائی وابن ماجہ ومسند امام احمد میں زینت بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابوحذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم (غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((أَرْضِعِيهِ حَتَّى

يَدْخُلَ عَلَيْكِ)) اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے۔

ام المؤمنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا:

((وَاللهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً)) ترجمہ: اللہ کی قسم، ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لیے فرمادی تھی۔

(صحیح مسلم ،کتاب الرضاع ،فصل رضاعة الکبیر،ج 1،ص469 ،قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(سنن النسائی ،کتاب النکاح ،باب رضاع الکبیر ،ج2،ص83 ،نور محمد کارخانہ، کراچی) ☆ (سنن ابن ماجه، ابواب النکاح ،باب رضاع الکبیر ،ص141،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی) ☆ (مسند احمد بن حنبل ،عن عائشه رضی الله عنها ،ج6،ص39،المکتب الاسلامی، بیروت) ☆ (مسند احمد بن حنبل ،حدیث سهلة امرأة حذیفه رضی الله عنها ،ج 6،ص356،المکتب الاسلامی ،بیروت)

ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمادی

حدیث: صحاح ستہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ((رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ بِهِمَا)) ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب مایرخص للرجال من الحریر للحکة، ج 2،ص868،قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب اللباس، باب اباحة لبس الحریر للرجال الخ، ج2،ص193،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب لبس الحریر لعذر،ج2،ص205، آفتاب عالم پریس ،لاہور)☆(سنن ابن ماجة ،کتاب اللباس، باب من رخص له فی لبس الحریر،ص 265،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الرخصة فی لبس الحریر،ج2،ص297،نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

حالتِ جنابت میں دخولِ مسجد کی اجازت

حدیث: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا ((يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ)) اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی ابن ابی طالب،ج 5،ص408، دارالفکر، بیروت)☆(مسند ابن یعلی ،عن ابی سعید الخدری،ج 2،ص13، مؤسسة علوم القرآن، بیروت)☆(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح ،باب دخوله المسجد جنبا ، ج 7، ص66، دارصادر، بیروت)

یہی اجازت ازواج مطہرات اور بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھی عطا فردی

حدیث: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أَلَا إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ، وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيٍّ أَلَا بَيَّنْتُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا)) سن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو، مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولا علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلم۔ سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

(المعجم الکبیر، عن ام سلمة رضی الله عنها ،ج 23،ص374،المکتبة الفیصلیة، بیروت)☆(السنن الکبری ،کتاب النکاح، باب دخوله المسجد جنبا،ج 7،ص65، دارصادر ،بیروت)☆(تاریخ دمشق الکبیر ،ترجمه علی ابن ابی طالب ،ج45،ص108،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)

سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت

حدیث: امام احمد مسند میں فرماتے ہیں ((حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ:لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَرَاءُ :بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيمَةٌ يَقْسِمُهَا، سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ:فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ، فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَّضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَفَّضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ:أَيْ بَرَاءُ ،فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلَى كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ:خُذِ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ "، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُولُ :كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟)) ترجمہ: محمد بن مالک نے کہا میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہ گئی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر انظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی، پھر فرمایا: پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، راوی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عاذب فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے حکم دیتے ہو کہ میں اس انگوٹھی کو اتار دوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول

پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(مسندا حمد بن حنبل، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ج 4،ص394، المکتب الاسلامی ،بیروت)

ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابواسحٰق اسفرائنی سے روایت کی،فرماتے ہیں ((رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ)) ترجمہ: میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

(المصنف لابن ابی شیبة، کتاب اللباس الخ ،ج5،ص195،دارالکتب العلمیة، بیروت)

حالانکہ یہی براء بن عازب رضی اللہ عنہ ممانعت کی روایت نقل کرتے ہیں، چنانچہ صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((نَهَانَا رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ)) ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

(صحیح البخاری ،کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب الخ ،ج 2،ص871،قدیمی کتب خانه ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب اللباس با ب تحریم استعمال انا ء الذهب الخ،ج 2،ص188، قدیمی کتب خانه ،کراچی)

سراقہ بن مالک کو کنگن پھننے کی اجازت

حدیث: امام بیہقی کی دلائل النبوۃ میں بطریق الحسن مروی، سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ((کیف بك اذا لبست سواری کسرٰی)) ترجمہ: وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسرٰی بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسرٰی کے کنگن، کمر بند، تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے تو امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا ((الله اکبر الحمدلله الذی سلبهما

کسرٰی بن ھرمز والبسھما سراقۃ الاعرابی)) ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب قول اللہ عزوجل وعداللہ الذین اٰمنوا الخ، ج 6، ص325,326، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

قال العلامۃ الزرقانی لیس فی ھذا استعمال الذھب وھو حرام لانہ، انما فعلہ تحقیقا لمعجزۃ الرسول ﷺ من غیر ان یقرھما فانہ روی انہ امرہ فنزعھما وجعلھما فی الغنیمۃ ومثل ھذا لایعد استعمالاً۔

ترجمہ: علامہ زرقانی نے فرمایا اس سے سونے کو استعمال کرنا لازم نہیں آیا حالانکہ وہ حرام ہے، کیونکہ امیر المومنین کا یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کی تحقیق کے لئے تھا، اس فعل کو برقرار نہیں رکھا۔ مروی ہے کہ آپ نے سراقہ کو حکم دیا انہوں نے وہ کنگن اتار دیئے اور آپ نے انہیں مال غنیمت میں شامل فرمادیا اور اس کو استعمال شمار نہیں کیا جاتا۔

(شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثامن، الفصل الثالث، ج7، ص208، دارالمعرفۃ، بیروت)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت عطافرمائی کہ اپنے بیٹے کی کنیت ابوالقاسم رکھیں

حدیث: مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں ((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُلِدَ لِی بَعْدَکَ اُسَمِّیہِ بِاسْمِکَ، وَاُکَنِّیہِ بِکُنْیَتِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ)) ترجمہ: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت، فرمایا: ہاں۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((کَانَتْ رُخْصَۃً من رسول اللہ ﷺ لِعَلِیٍّ)) ترجمہ: یہ مولیٰ علی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

رخصت تھی۔

(کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ الجمع بین الاسم النبی وکنیہ، ج 4، ص384، دارالفکر، بیروت)☆(المستدرک للحاکم، کتاب الادب، قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی، ج4، ص278، دارالفکر، بیروت)☆(السنن الکبریٰ، کتاب ا بیروت)☆(شرح معانی الآثار، کتاب الکراہیۃ، باب التکنی بابی القاسم الخ، ج 2، ص432، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند ابو یعلی، عن علی رضی اللہ عنہ، ج 1، ص184، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)☆(الطبقات الکبری لابن سعد، ومن ھذہ الطبقۃ ممن روی عن عثمان وعلی الخ، ج5، ص91,92، دارصادر، بیروت)

فائدہ: اکیلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ اجازت اس وقت تھی جب باقیوں کے لئے ابوالقاسم کنیت رکھنا منع تھا، بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور اب مطلق سب کے لئے اجازت ہے۔

غیر حاضری کے باوجود مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا

حدیث: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لیے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا ((اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا، وَسَھْمَہٗ)) ترجمہ: بے شک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مناقب عثمان، ج1، ص523، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب عثمان بن عفان، ج 5، ص395، دارالفکر، بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ج2، ص101، المکتب الاسلامی، بیروت)

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں۔ سنن ابوداود میں انہیں سے ہے ((فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

(سنن ابی داود ، کتاب الجہاد، ج2، ص18، آفتاب عالم پریس ، لاہور)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رخصت

حدیث: حضرت عبید بن صخر سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ دار بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا: ((وقد طيّبت لك الهديّة، فإن أهدى لك شيء فاقبل)) ترجمہ: میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کرلو۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ سیف فی الفتوح ، ترجمہ معاذ بن جبل ، ج 6، ص107، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اس حدیث پاک کے راوی کہتے ہیں: ((فرجع حين رجع بثلاثين رأسا أهديت له)) ترجمہ: جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیے گئے۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة ، ترجمہ معاذ بن جبل ، ج6، ص107، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((هدايا العمال حرام كلها)) ترجمہ: عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں۔

(کنزالعمال، ج6، ص112، مؤسسة الرسالة، بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: ((هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُولٌ)) ترجمہ: عاملوں کے سب ہدیے خیانت ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل ، حدیث ابی حمید الساعدی ، ج39، ص14، مؤسسة الرسالة، بیروت)

حضرت حبان بن منقذ کو خاص رخصت

حدیث: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ۔ زاد الحمیدی فی مسندہ ثم انت بالخیار ثلثا)) ترجمہ: جب خریداری کرو کہہ دیا کرو: فریب نہیں۔ حمیدی نے اپنی مسند میں اتنا اضافہ کیا: پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کردو)۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع ، باب مایکرہ الخداع فی البیع ، ج1، ص284، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح البخاری ، کتاب فی الاستقراض ، باب ماینہی عن اضاعة المال، ج1، ص324، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری ، فی الخصومات ، باب من رد امر السفیہ والضعیف العقل ، ج1، ص325، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح مسلم ، کتاب البیوع، باب من یخدع فی البیع ، ج 2، ص7، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(کنز العمال ، عن عبداللہ بن عمر، ج4، ص155، مؤسسة الرسالہ، بیروت)☆(المصنف لابن ابی شیبہ ، کتاب الرد علی ابیحنیفہ ، ج7، ص305، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں ''وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَجَعَلَهُ بَعْضُهُمْ خَاصًّا فِي حَقِّهِ وَأَنَّ الْمُغَابَنَةَ بَيْنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ لَازِمَةٌ لَاخِيَارَ لِلْمَغْبُونِ بِسَبَبِهَا سَوَاءٌ قَلَّتْ أَمْ كَثُرَتْ وَهَذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَآخَرِينَ وَهِيَ أَصَحُّ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ مَالِك '' ترجمہ: علماء کا اس حدیث سے استدلال کرنے میں اختلاف ہے، بعض نے ان صحابی کے حق میں خاص مانا ہے، (ان کا مؤقف یہ ہے کہ) غبن کے باوجود عقدِ بیع بائع اور مشتری کے درمیان لازم ہوجاتا ہے، غبن کھانے والے کو غبن کے سبب خیار نہیں ملتا چاہے کم غبن ہو یا زیادہ

، یہ امام شافعی، امام اعظم ابوحنیفہ اور اس کے علاوہ ائمہ کا مؤقف ہے اور امام مالک سے اصح روایت کے مطابق یہی ہے۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب البیوع ،باب من یخدع فی البیع ،ج2،ص7، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یعنی امام ابوحنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم **کے نزدیک غبن (دھوکہ) باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا، اوروں کے لیے نہیں، یہی قول صحیح ہے۔**

عصر کے بعد دورکعت کی رخصت

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں** ((رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباس وعبدالرحمن بن ازھر والمسوَر بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم **انھم ارسلوہ الی عائشة زوج النبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **فقالوا اقرء علیھا السلام منا جمیعا وسلھا عن الرکعتین بعد العصر وقل لھا بلغنا انک تصلینھما وان رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **نھٰی عنھما**)) **ترجمہ: اس کو بخاری و مسلم نے بحوالہ کریب حضرت ابن عباس بن عبدالرحمٰن بن ازھر اور مسور بن مخرمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہم **سے روایت کیا، ان تینوں نے کریب کو ام المومنین زوجہ رسول سیدہ عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا کہ انہیں ہمارا سلام کہیں اور ان سے نماز عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو اور ان سے عرض کرو کہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ وہ پڑھتی ہیں حالانکہ رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے ان سے منع فرمایا ہے۔**

(صحیح البخاری، کتاب التہجد ،باب اذا کلم وھو یصلی الخ ،ج1،ص164,165، قدیمی کتب

خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب صلٰوۃ المسافرین ،باب الاوقات ان انھی عن الصلٰوۃ،ج1،ص277، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(مشکوٰۃ المسابیح بحوالہ متفق علیہ، کتاب الصلٰوۃ ،باب اوقات النہی ،ص94، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔** فیہ عن عمر وعن ابی ھریرۃ وعن ابی سعیدنالخدری کلھا فی الصحیحین و عن معاویة فی صحیح البخاری وعن عمرو بن عنبسة فی صحیح مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ **ترجمہ: اس بارے میں حضرت عمر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری سے صحیحین میں مروی ہے اور حضرت معاویہ سے صحیح بخاری میں اور حضرت عمرو بن عنبسہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے** رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امیر معاویہ والی روایت کے الفاظ یہ ہیں ((وَلَقَدْ نَھَی عَنْھُمَا یَعْنِی: الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ)) ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔**

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلٰوۃ، باب الصلٰوۃ بعد الفجر ،ج1،ص82،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلٰوۃ، باب لاتتحری الصلٰوۃ قبل غروب الشمس ،ج1،ص82،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح البخاری ، کتاب مواقیت الصلٰوۃ، باب من یکرہ الصلٰوۃ الا بعد العصر والفجر ،ج 1،ص83،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب صلٰوۃ المسافرین ،باب الاوقات التی نہی عن الصلٰوۃ ،ج1،ص275،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح مسلم کتاب المسافرین ،باب الاوقات التی نہی عن الصلٰوۃ،ج 1،ص276، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **بھی اس ممانعت کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سے روایت کرتی ہیں۔**

(سنن ابی داود، کتاب الصلٰوۃ ،باب الصلٰوۃ بعد العصر ،ج1،ص181،آفتاب عالم پریس ،لاہور)

علماء فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ان کیلئے جائز کردیا تھا۔ جیسا کہ امام جلیل خاتم الحفاظ سیوطی علیہ الرحمۃ ''انموذج اللبیب'' **میں فرماتے ہیں** ''ویخص من شاء بما شاء من الأحکام کجعله شھادۃ خُزیمۃ بشھادۃ رجلین ولعائشۃ فی صلاۃ رکعتین بعد العصر'' **ترجمہ: رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **جسے چاہیں جس حکم سے خاص فرمائیں، جیسا کہ حضرت خزیمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی اور حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **کو عصر کے بعد دو رکعتوں کی اجازت عطا فرمائی۔**

(انموذج اللبیب، الفصل الرابع، ج1، ص201تا207، وزارۃ الاعلام، جدہ)

حج میں خاص شرط کی اجازت

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی)۔ فرمایا ((حُجِّی وَاشْتَرِطِی، وَقُولِی: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) ترجمہ: حج کرو (حج کا احرام باندھ لو) اور نیت میں یہ شرط لگالو کہ اے اللہ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔**

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ج2، ص762، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اشتراط المحرم التحلل، ج1، ص385، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ج6، ص202، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، الاشتراط فی الحج، ج2، ص19، نور محمد کارخانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب الحج، ج2، ص278، دارالفکر، بیروت)☆(سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الاشتراط فی الحج، ج1، ص247، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجۃ، ابواب المناسك، باب الشرط فی الحج، ص217، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسك، باب اشتراط من به علۃ الخ، ج4، ص164،

المکتب الاسلامی، بیروت)☆(السنن الکبرٰی، کتاب الحج، باب استثناء فی الحج، ج5، ص221,222، دارصادر، بیروت)☆(کنزالعمال، ج5، ص122، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)☆(المعجم الکبیر، عن اسماء بنت ابی بکر، ج24، ص87، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)☆(مجمع الزوائد بحوالہ ابن عمر، کتاب الحج، باب الاشتراط فی الحج، ج3، ص218، دارالکتاب بیروت)

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم **فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول ومعتبر نہیں۔** بل وافقنا علی اختصاصه بها بعض الشافعیۃ کالخطابی ثم الرویانی کما فی عمدۃ القاری للامام العینی من باب الاحصار۔ **ترجمہ: بلکہ اس حکم کے اس صحابیہ کے ساتھ مختص ہونے پر بعض شوافع بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں، مثلاً خطابی پھر رویانی جیسا کہ عمدۃ القاری نے باب الاحصار میں امام عینی نے ذکر فرمایا۔**

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب الاحصار فی الحج، ج10، ص208، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

دوسرا نکاح منع فرمادیا

حدیث: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)) **ترجمہ: میں نے رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کردیں، میں اجازت نہیں دیتا، پھر (کہہ دوں کہ) اجازت نہیں دیتا، پھر (بتادوں کہ) اجازت نہیں دیتا، ہاں**

اگر علی ابن طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں، میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے خوش کرے وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو بات اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

(ابوداؤد،باب ما یکره ان یجمع بینهن من النساء،ج2،ص226،المکتبة العصریه،بیروت)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت اس طرح ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں ((إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ:يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ:أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ))

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، یہ خبر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، عرض کی: (یارسول اللہ) آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لئے غضب ناک نہیں ہوتے ، یہ علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کررہے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، میں نے سنا کہ آپ نے خطبہ دینے کے بعد ارشاد فرمایا : اما بعد میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اسے سچ کر دکھایا ، اور بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی اسے غمگین کرے، اللہ کی قسم نبی اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی کبھی ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نکاح کا اردہ ترک کردیا۔

(صحیح بخاری،ج 5،ص22،دارطوق النجاة)☆(صحیح مسلم،ج4،ص1903،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

فائدہ :رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسرے نکاح سے منع فرمادیا حالانکہ قرآن پاک میں تمام مسلمانوں کو استطاعت کی صورت میں بیک وقت چار نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً﴾ترجمۂ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (پ 4،سورۃ النساء،آیت3)

سوائے ابوبکر صدیق کے دروازے کے

حدیث :حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ)) ترجمہ: مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کردیئے جائیں سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دروازے کے۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب،ج1،ص516،قدیمی کتب خانہ، کراچی)

فصلِ ثانی:

اس فصل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم کی نسبت اپنی جانب فرمائی ہے۔

اگر کوئی مانگنے والا مانگتا تو

حدیث: حضرت ذو الشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، لَجَعَلَهَا خَمْسًا)) ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسحِ موزہ کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کر دیتے۔

(سنن ابن ماجه، ابواب الطهارة، باب ماجاء فی التوفقیت فی المسح للمقیم والمسافر ،ص 42،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)

اور روایت ابی داود اور ایک روایت معانی الآ ثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے: فرمایا((وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا)) ترجمہ: اور اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب التوقیت فی المسح،ج 1،ص 21، آفتاب عالم پریس ،لاہور) ☆(شرح معانی الآثار، کتاب الطهار، باب المسح علی الخفین الخ،ج 1،ص 61، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الطهارة، باب ماوردفی ترك التوقیت ،ج 1،ص 277،دارصادر ،بیروت)

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف فرمادی

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا)) رواه احمد و ابوداود والترمذی عن امیر المؤمنین المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ ترجمہ: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے معاف کر دی، روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ اسے امام احمد، ابوداود اور ترمذی نے امیر المومنین علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ صحیح روایت کیا۔

(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی الله عنه، ج 1،ص 92،المکتب الاسلامی، بیروت)☆(سنن ابی داود، کتاب الزکوٰة، باب زکوٰة السائمة،ج 1،ص 221، آفتاب عالم پریس لاہور) ☆(سنن الترمذی ،کتاب الزکوٰة ،باب ماجاء فی زکوٰة الذهب الخ ،ج 2،ص 123،دارالفکر ،بیروت)

فائدہ: سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوئی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم روف ورحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یتیم اور عورت کی حق تلفی کو حرام فرمایا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:((إِنِّی أُحَرِّجُ (أُحَرِّم)حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ، وَالْمَرْأَةِ)) ترجمہ: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

(سنن ابن ماجه،ج 2،ص 1213،داراحیاء الکتب العربی ،حلب)☆(المستدرك للحاکم، کتاب الایمان انی احرج علیکم حق الضعیفین ،ج 1،ص 63، دارالفکر، بیروت)☆(کنزالعمال، عن ابی هریرة،ج 3،ص 171، مؤسسة الرساله، بیروت)

شعب الایمان میں الفاظ یہ ہیں:((أُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ مَالَ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ)) ترجمہ: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کا مال تلف کرنا، یتیم اور عورت۔(شعب الایمان،فصل فی کراهیة طلب الامارة الخ ،ج 9،ص 530،مکتبة الرشد،ریاض)

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کا بیچنا حرام فرمایا

حدیث: صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں

نے سال فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا((إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ، وَالمَيْتَةِ وَالخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ)) بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام ،ج 1،ص298،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب البیوع، باب تحریم الخمر والمیۃالخ،ج 2،ص23، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

زنا کو حرام فرمادیا

حدیث :حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا((مَا تَقُوْلُونَ فِي الزِّنَا؟ "قَالُوا :حَرَّمَهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))احمد بسند صحیح والطبرانی فی الاوسط والکبیر عن المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ترجمہ:زنا کو کیسا سمجھتے ہو؟عرض کی:حرام ہے،اسے اللہ ورسول نے حرام کر دیا تو وہ قیامت تک حرام ہے ۔احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے اوسط اور کبیر میں مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(مسند احمد بن حنبل ،بقیہ حدیث مقداد بن اسود ،ج6،ص8،المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(المعجم الکبیر ،عن مقداد بن اسود،ج20،ص256، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)

مدینہ منورہ کو حرم بنایا

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی:((اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا)) ترجمہ:الٰہی ! بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

(صحیح البخاری ،کتاب الانبیاء ،باب یزفون النسلان،ج 1،ص477 ،قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب المغازی ،غزوہ احد، ج 2،ص585،قدیمی کتب خانہ،

کراچی)☆(صحیح البخاری ، کتاب الاعتصام ،باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج 2،ص1090، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب الحج، باب فضل المدینۃ،ج 1،ص441، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل،عن انس رضی اللہ عنہ،ج 3،ص149، المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(شرح المعانی الآثار، کتاب الصید، باب صید المدینۃ،ج2،ص342، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حدیث : صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا((حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى)) تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

(صحیح البخاری ،فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ،ج1،ص251، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب الحج، باب فضل المدینۃ،ج 1،ص442، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل ،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ،ج 2،ص487، المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(المصنف لعبد الرزاق، کتاب حرمۃ المدینۃ، ج9،ص260,261، المجلسا لعلمی، بیروت)

پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر اذخر گھاس کا حرم سے استثناء فرمادیا

حدیث : صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: ((فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ:إِلَّا الْإِذْخِرَ)) ترجمہ: عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے،فرمایا:مگر اذخر۔

(صحیح بخاری ، کتاب العمرۃ ، باب باب لاینفر صیدالحرم ،ج 1،ص247،قدیمی کتب خانہ ،

کراچی)☆[illegible] ج1،ص438،439 [illegible]

خانہ ،کراچی)

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فرماتے ہیں** ''کان الحق تعالٰی جعل له صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان یشرع من قبل نفسه ماشاء کما فی حدیث تحریم شجر مکة فان عمّه العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قال له یارسول الله الا الاذخر فقال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا الاذخر ولو ان الله تعالٰی لم یجعل له ان یشرع من قبل نفسه لم یتجرّأ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان یستثنی شیئامما حرمه الله تعالٰی '' **ترجمہ: اللہ** جل جلالہ **نے نبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **نے عرض کی: یارسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے۔ فرمایا: اچھا نکال دی، اس کا کاٹنا جائز کردیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنٰی فرمادیں۔**

(میزان الشریعة الکبرٰی، فصل فی بیان جملة من الامثلة المحسوسة الخ،ج 1،ص60، دارالکتبالعلمیة، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا

حدیث: صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِیعَ وَقَالَ:لَا حِمَی إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ)) **بیشک رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا: چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے۔** جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(شرح معانی الآثار، باب احیاء الارض المیتة،ج2،ص175، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)

وضو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا

حدیث: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَی أُمَّتِی لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ)) **ترجمہ: مشقتِ امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کردیا ہے۔**

(کنزالعمال، عن ابن عباس ،ج 9،ص312،مؤسسة الرسالہ، بیروت)☆(المستدرک للحاکم، کتاب الطہارة، لولان اشق علی امتی ،ج 1،ص146،دارالفکر ،بیروت)☆(البحر الزخار، عن ابن عباس ،ج4،ص130،مکتبة العلوم والحکم، مدینة المنورة)☆(مجمع الزوائد، کتاب الطہارة، باب فی السواک ،ج 1،ص221،دارالکتاب ،بیروت)☆(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰة، باب ماجاء فی السواک ،ج2،ص97،دارالکتاب، بیروت)

فائدہ : **یہاں وضو کے فرض کرنے کی اضافت حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نے اپنی طرف فرمائی۔**

فصل ثالث:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں اس بات کا بیان ہے کہ حکم کی تبدیلی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی پر موقوف تھی، مگر حکم تبدیل نہ فرمایا۔

ھاں فرما دیتے تو حج ھر سال فرض ھوجاتا

حدیث: امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

(پ4، سورہ آل عمران، آیت97)

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي كُلِّ عَامٍ؟)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے؟، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے (پھر) عرض کیا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي كُلِّ عَامٍ؟)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے؟، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ)) ترجمہ: حج ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کم فرض الحج، ج 2، ص220، دارالفکر، بیروت)☆(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المائدة، ج 5، ص40، دارالفکر، بیروت)☆(سنن ابن ماجة، ابواب المناسك، باب فرض الحج، ص 213، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی الله عنه، ج1، ص113، المکتب الاسلامی، بیروت)

نمازِ عشاء کو مؤخر نہ فرمایا

حدیث: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد و سنن ابی داود و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ وحاجة ذی الحاجة لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ)) ترجمہ: اگر کمزور کی ناتوانی اور بیمار کے مرض اور کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر فرمادیتا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة، باب وقت العشاء، ج 1، ص61، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجة، کتاب الصلوٰة، باب وقت العشاء، ص 50، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی سعید الخدری، ج3، ص5، المکتب الاسلامی، بیروت)

ھر وضو کے وقت مسواک کو فرض فرمادیتے اگر چاھتے

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ)) اگر امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر وضو کے وقت مسواک کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة، ج 1، ص122، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك، ج 1، 128ص، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب الطهارة الرخصة فی السواك، ج 1، ص6، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)☆(سنن ابن ماجه، ابواب الطهارة، باب السواك، ص 25، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ہریرة، ج 2، ص245,250، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(مؤطا امام مالك، کتاب الطهارة، ماجاء فی السواك، ص 50، میر محمد کتب خانہ، کراچی)

ھر نماز کے وقت

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) ترجمہ: اگر امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه محمد، ج 7، ص253، دارالحرمین، القاہرہ☆المعجم الکبیر

(للطبرانی،عن زید بن خالد،ج5،ص243،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ)

ہر نماز کے وقت تازہ وضو فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث :رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ)) ترجمہ:امت پر دشواری کالحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں۔

(سنن نسائی ،ج 1،ص6،نورمحمد کتب خانہ،کراچی)☆(مسند احمدبن حنبل،ج 2،ص259، المکتب الاسلامی ،بیروت)

فائدہ :اگر پہلے سے وضو ہے تو ہر نماز سے پہلے تازہ وضو کرنا فرض نہیں، ایک وضو سے ایک سے زیادہ نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں پرارشادفرمارہے ہیں کہ امت پر دشواری کالحاظ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کردیتا کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں۔

ہر نماز کے وقت خوشبولگانا فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث:رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ والطيبِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاة))ابو نعيم فى كتاب السواك عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما بسند حسنٍ و سعيد بن منصور فى سننه عن مكحول مرسلاً ۔ترجمہ:مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبولگانا فرض کردوں ۔اس حدیث کوابونعیم نے کتاب السواک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن اورسعید بن منصور

نے اپنی سنن میں مکحول سے مرسلاً روایت کیا۔

(کنزالعمال،السواک،ج9،ص316، مؤسسة الرساله، بیروت)

رات کے اخری حصے میں دو رکعتیں فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث :رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((ركعتان يركعهما ابن آدم جوف الليل الأخير، خير له من الدنيا وما فيها، ولولا أن أشق على أمتي لفرضتهما عليهم۔ وأبو نصر عن حسان بن عطية مرسلا؛ الديلمي عن ابن عمر)) ترجمہ:وہ دورکعتیں جوابن آدم رات کے آخری حصے میں ادا کرتا ہے،اس کے لیے دنیااور جوکچھ اس کے اندر ہے اس سے بہتر ہیں،اوراگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ دورکعتیں ان پر فرض کردیتا۔یہ روایت ابونصر نے حسان بن عطیہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

(کنز العمال،الفصل الثانی فی السنن والنوافل الراتبة،ج7،ص792،مؤسسة الرساله،بیروت)

الباب الثانی
اختیارات تکوینیہ

اختیارات تکوینیہ

اختیارات تکوینیہ سے مراد مُردوں کو زندہ کرنا، مارنا، کسی کی حاجت پوری کر دینا، مصیبت دور کر دینا، نعمت و دولت عطا کرنا، فتح دینا وغیرہ وغیرہ۔

چاند کو دوٹکڑے فرمادیا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ((انَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ القَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا)) ترجمہ: مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں، تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چاند کے دوٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا، یہاں تک کہ مکہ والوں نے حراء پہاڑ کو چاند کے دوٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

(بخاری، باب انشقاق القمر، ج5، ص49، دارطوق النجاہ)

بخاری میں ایک دوسرے مقام پر ہے ((انَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ)) ترجمہ: اہل مکہ نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا کہ وہ انہیں کوئی نشانی دکھائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو چاند ٹکڑے کر کے دکھایا۔

(بخاری، ج 4، بَابُ سُؤَالِ المُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ، ص206، دارطوق النجاہ)

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

اشارہ جدھر چاند اُدھر

حدیث: سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا، ((رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأُصْبُعِكَ، فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ)) ترجمہ: میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرح انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِينِي عَنِ الْبُكَاءِ، وَأَسْمَعُ وَجْبَتَهُ حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ)) ترجمہ: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدے میں گرتا۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالۃ البیہقی والصابونی وغیرہ، باب مناغاۃ للقمر، ج1، ص53، مرکز اہلسنت، گجرات الہند ☆دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی حفظ اللہ تعالیٰ، ج2، ص41، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆البدایۃ والنہایۃ، باب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج2، ص326، داراحیاء التراث العربی، بیروت☆کنز العمال، ج11، ص383، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کو فتاویٰ رضویہ میں نقل کرکے فرماتے ہیں ”جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب وماہتاب درکنار، واللہ العظیم، ملٰئکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً)) میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

(صحیح مسلم، ج1، ص199، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

قرآن فرماتا ہے ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ ترجمہ: برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔ (پ18، سورۃ الفرقان، آیت1)

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی ﴿تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ﴾ ترجمہ: یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا۔

(پ23، سورۃ صٓ، آیت32)

فرمایا ﴿رُدُّوهَا عَلَيَّ﴾ ترجمہ: پلٹا لاؤ میری طرف۔

(پ23، سورۃ صٓ، آیت33)

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے ہے جو آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ سلیمان نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔ (معالم التنزیل، ج4، ص52، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نوابان (نائبان) بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ، ج30، ص486,487، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

سورج روک دیا

حدیث: طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ((انَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ)) ترجمہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ۔ وہ فوراً ٹھہر گیا۔

(المعجم الاوسط، ج 5، ص33، مکتبۃ المعارف، ریاض)☆(مجمع الزوائد، کتاب علامات نبوت، باب حبس الشمس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج8، ص296، دارالکتاب، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں

''اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے (جو کہ اگلے صفحہ پر آرہا ہے) جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پلٹا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی، امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی، الحمدللہ اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السمٰوٰت والارض میں ان کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الٰہی کو ان کیلئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم وخلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔ (فتاوی رضویہ، ج30، ص485، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

سورج پلٹا دیا

حدیث: خصائص کبری میں مروی ہے ((أخرج ابن مندة وابن

شاہین والطبرانی بأسانید بعضها علی شرط الصحیح عن أسماء بنت عمیس قالت کان رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یوحی إلیه فی حجر علی فلم یصل العصر حتی غربت الشمس فقال رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللهم إنه کان فی طاعتك وطاعة رسولك فاردد الشمس قالت أسماء فرأیتها غربت ثم رأیتها طلعت بعد ما غربت وفی لفظ للطبرانی فطلعت علیه الشمس حتی وقفت علی الجبال وعلی الأرض وقام علی فتوضأ وصلی العصر ثم غابت وذلك بالصهباء)) ترجمہ: **ابنِ مندہ، ابنِ شاہین اور طبرانی** نے ایسی اسناد کے ساتھ جن میں سے **بعض صحیح بخاری کی شرط پر ہیں** روایت کیا ہے کہ اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہورہی تھی اور آپ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تھا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی تک نمازِ عصر نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! بے شک یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھا، لہٰذا سورج کو لوٹا دے، اسماء کہتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا پھر دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج دوبارہ طلوع ہوگیا۔

اور طبرانی کے الفاظ یوں ہیں: آپ پر سورج طلوع ہوا یہاں تک کہ سورج پہاڑ اور زمین کے درمیان ٹھہر گیا حضرت علی کھڑے ہوئے وضو کیا اور نمازِ عصر ادا کی پھر سورج ڈوب گیا۔ یہ مقامِ صہباء کا واقعہ ہے۔

(خصائص کبری، ج2، ص137، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

اس حدیث پاک کے دیگر حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(شرح مشکل الآثار للطحاوی،باب مشکل ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔الخ،ج 3،ص92،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆المعجم الکبیرللطبرانی،ام جعفر بن محمدبن جعفربن ابی طالب،ج 24،ص144،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ☆مواہب اللدنیہ،القسم الثالث،ج 2،ص258،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ☆الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الثانی عشر،ج 1،ص548،دارالفیحاء،عمان☆شرح الشفاء لملاعلی قاری،ج 1،ص594،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆سیرت حلبیہ،باب ذکر الاسراء والمعراج،ج 1،ص543،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ،باب ردالشمس لہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج 6،ص485،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆المقاصد الحسنۃ،کتاب الفضائل،ج 1،ص771،دارالکتاب العربی،بیروت☆ردالمحتار،کتاب الصلوۃ،ج 1،ص360،دارالفکر،بیروت☆تفسیر روح البیان،سورۃ الاسراء،ج 5،ص128،دارالفکر،بیروت☆تفسیر روح المعانی،صورۃ ص،ج 12،ص186،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

تفسیر خازن اور شرح النووی علی المسلم میں مروی ہے ((انَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَتْ لَهُ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ إِحْدَاهُمَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حِينَ شُغِلُوا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتْ فَرَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ذَكَرَ ذَلِكَ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَالثَّانِيَةُ صَبِيحَةَ الْإِسْرَاءِ حِينَ انْتَظَرَ الْعِيرَ الَّتِي أَخْبَرَ بِوُصُولِهَا مَعَ شُرُوقِ الشَّمْسِ ذَكَرَهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ فِي زيادته على سيرة بن إِسْحَاقَ)) ترجمہ: بے شک ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مرتبہ سورج روکا گیا،ایک مرتبہ غزوۂ خندق میں جب تمام مسلمان نمازِ عصر نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈوبا ہوا سورج لوٹا دیا یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی۔اس کو امام طحاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اور دوسری مرتبہ شبِ معراج کی صبح قافلے کے انتظار میں،جب آپ نے سورج نکلنے کے وقت قافلہ پہنچنے کی خبر دی۔اس کو یونس بن بکیر نے اپنی زیادات میں سیرہ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

(تفسیر خازن،ج 2،ص31،دارالکتب العلمیہ،بیروت)☆(شرح نووی علی صحیح مسلم،ج12،ص52،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بادلوں پر حکومت

حدیث: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں ((أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ:فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ:فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، قَالَ:فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَفِي الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَيْهِ، وَقَالَ:اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ:فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي، وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ:فَلَمْ يَجِءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ)) ترجمہ: ایک بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں میں قحط پڑ گیا،سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا:یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہوگیا اور اہل وعیال بھوک کا شکار ہو گئے ہیں،آپ ہمارے لئے اللہ

سے دعا کیجیے کہ اللہ ہم پر بارش برسائے، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا، پھر پہاڑوں کی مانند بادل نمودار ہوئے اور ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سے بارش کے قطرے بہ رہے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ پھر اس دن، اس سے اگلے دن اور اس کے بعد جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ مکانات گر گئے، مال تباہ ہو گیا لہٰذا آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجیے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو بلند کیا اور عرض کی: اے اللہ! اس (بارش) کو ہم پر نہیں ہمارے ارد گرد برسا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف جدھر بھی اشارہ کیا وہاں سے بادل ہٹ گئے، یہاں تک کہ مدینہ خالی میدان کی طرح ہو گیا اور ارد گرد وادیوں پر بارش ہوتی رہی، راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں جو بھی دیہات سے ہمارے پاس آتا تو وہ بارش کے بارے میں بتاتا (یعنی یہ بتاتا کہ مدینہ کے ارد گرد بارش ہو رہی ہے)۔

(صحیح بخاری، باب تمطر فی المطرحتی یتحادرالخ، ج 2، ص32، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، ج2، ص614، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل کر دیے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

بارش پر حکومت

حدیث: حدیث پاک ہے ((عن مالك قال أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ

فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ)) ترجمہ: حضرت مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑھ گیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے اپنی امت کے لئے بارش طلب کریں کہ یہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا عمر کو میرا سلام کہنا اور اسے خبر دینا کہ بارش ہوگی۔

(مصنف ابن شیبہ، کتاب الفضائل، ماذکر فی فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جلد12، صفحہ32، الدار السلفیۃ، الہندیۃ)

اس حدیث کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قرۃ العینین ''میں نقل کیا۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ دمشق'' میں نقل کیا، علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ''میں نقل کیا اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) نے فتح الباری میں اس حدیث پاک کے بارے میں فرمایا ''روی بن أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ ''ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(فتح الباری، باب سوال الناس الامام الاستسقاء، ج2، ص495، دارالمعرفۃ، بیروت)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی923ھ) نے بھی اس روایت کے بارے یہی فرمایا ''روی بن أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ ''ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(مواہب اللدنیہ، الفصل الرابع، ج3، ص374، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ)

درو دیں صورتِ ہالہ محیط ماہِ طیبہ ہیں
برستا امّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

انگلی کا اٹھانا اور بادلوں کا آنا

جلہمہ بن عرفطہ کہتے ہیں:((قدمت مَكَّة وهم فِی قحط فقَالَت قُرَيْش يَا ابا طَالب اقحط الْوَادی وأجدب الْعِيَال فَهَلُمَّ واستسق فخرج ابو طَالب وَمَعَهُ غُلَام كَأَنَّهُ شمس دجن تجلت عَنهُ سَحَابَة قتماء وَحَوله أغيلمة فَأَخذه ابو طَالب فألصق ظَهره بِالْكَعْبَةِ ولاذ بإصبعه الْغُلَام وَمَا فِي السَّمَاء قزعة فَأقبل السَّحَاب من هَا هُنَا وَهَا هُنَا واغدق وأغدودق وانفجر لَهُ الْوَادي وأخصب البادی والنادی فَفِی ذَلِك يَقُول أَبُو طَالب:وأبيض يُسْتَسْقى الْغَمَام بِوَجْهِهِ ...ثمال الْيَتَامَى عصمَة للأرامل)) ترجمہ: میں مکے آیا اور اہل مکہ قحط میں مبتلا تھے تو قریش نے کہا کہ اے ابو طالب وادی میں قحط پڑ گیا، لوگ محتاجی میں مبتلا ہو گئے، آؤ اور پانی مانگو تو ابو طالب اس حال میں نکلے کہ ان کے ساتھ ایک وجیہ صورت نوجوان تھا گویا چمکتا سورج ہے کہ ابھی سیاہ بدلیوں سے نکلا ہے اس نوجوان کے گرد چھوٹے چھوٹے بچے تھے ابو طالب نے انہیں لیا اور ان کی پشت مبارک کعبہ سے ملا دی اس نوجوان نے اپنی انگلی اٹھائی حالانکہ اس وقت بادل کا نام ونشان نہیں تھا لیکن اچانک اِدھر، اُدھر ہر طرف سے بادل آ گئے، خوب بارش ہوئی حتی کہ کیا شہر اور کیا دیہات، سب کے سب سرسبز وشاداب ہو گئے تو ابو طالب نے وہاں یہ شعر پڑھا ”یہ ایسی روشن وتابندہ شخصیت ہے کہ ان کے نورانی چہرہ کی برکت سے بارش حاصل کی جاتی ہے، یہ یتیموں کے ماوی اور بیواؤں کے ملجا وسہارا ہیں۔“

(خصائص کبری بحوالہ ابن عساکر، ذکر المعجزات، ج1، ص146، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دئیے

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ((أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ،

فَجَعَلَ المَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ القَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ :قُلْتُ لِأَنَسٍ :كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ :ثَلاَثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلاَثِ مِائَةٍ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور سب نے وضو کر لیا، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص192، دار طوق النجاۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ((كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ المَاءُ، فَقَالَ:اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ:حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ، وَالبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: ہم تو معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے اور تم ان کو تخویف کا باعث سمجھتے ہو، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑا سا بچا پانی تلاش کر لاؤ، تو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مقدس ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا: برکت والے پانی کے پاس آؤ اور برکت خدا کی طرف سے ہے، پس میں نے قطعی طور پر دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس انگلیوں کی گھائیوں سے پانی ابل رہا تھا۔

(صحیح بخاری، علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص194، دارطوق النجاۃ)

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری   جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پہ آتی ہے جب غمخواری   تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ ((عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ المَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ العُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً)) ترجمہ: صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی جانب دوڑے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے مگر یہی جو آپ کے سامنے ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اسی پیالہ میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا لیکن اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

(صحیح بخاری، علامات النبوة فی الاسلام، ج4، ص193، دارطوق النجاة)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

کوچ کرنے تک

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: ((أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى البِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا، فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: دَعُوهَا سَاعَةً. فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا)) ترجمہ: حدیبیہ کے روز وہ چودہ سو یا اس سے زائد حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پس انہوں نے ایک کنویں پہ پڑاؤ کیا تو اس کا پانی ختم کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور معاملہ عرض کیا)، تو نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پہ بیٹھ گئے، پھر آپ نے فرمایا: اس کنویں کے پانی کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ، ڈول لایا گیا، پس آپ نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور دعا کی، پھر فرمایا، اسے ایک ساعت کے لئے چھوڑ دو پھر (تھوڑی دیر بعد پانی اس قدر بڑھ گیا کہ) وہاں سے کوچ کرنے تک صحابہ نے خود کو اور اپنی سواریوں کو اس پانی سے خوب سیراب کیا۔

(صحیح بخاری، باب غزوہ حدیبیہ، ج5، ص122، دار طوق النجاة)

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

مشک کی خوشبو

حدیث: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ مَجَّ فِي الدَّلْوِ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْبِئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ

الْـمِسْك)) ترجمہ: نبی رحمت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا، آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور اس میں کلی کی پھر اسے کنویں میں بہا دیا یا اس ڈول میں سے پیا پھر کنویں میں کلی فرمائی تو اس (کنویں) میں سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث وائل بن حجر، ج 31، ص 134، مؤسسة الرساله، بیروت ☆ سنن ابن ماجه، باب المج فی الاناء، ج 1، ص 216، داراحیاء الکتب العربیه، بیروت)

جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنیں — اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

پانی پر حکومت

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ. فَانْطَلَقَا فتلقيا امْرَأَةً بَين مزادتين أَو سطيحتين من مَاء فجاءا بها إلى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستنزلوها عن بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْئَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ)) ترجمہ: ہم ایک سفر میں نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے تو لوگوں نے حضور سے پیاس کی شکایت کی آپ اترے اور فلاں کو بلایا (ابو رجاء اس شخص کا نام لیتے تھے اسے عوف بھول گئے) اور جناب علی کو بلایا پھر فرمایا تم دونوں جاؤ پانی تلاش کرو وہ چلے تو دونوں ایک عورت سے ملے جو دو بڑے یا چھوٹے توبڑوں کے درمیان تھی تو بڑے پانی کے تھے وہ دونوں اسے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس لائے اسے اس کے اونٹ سے اتارا اور نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک برتن منگایا پھر ان توبڑوں کے منہ سے اس میں پانی انڈیلا اور لوگوں میں آواز دی گئی کہ پی لو چنانچہ لوگوں نے خوب پیا فرمایا کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا حتی کہ سیر ہو گئے پھر ہم نے اپنے ساتھ والے مشکیزے اور برتن بھر لیے اللہ کی قسم ان سے پانی لینا جب بند کیا گیا تو ہم کو خیال ہوتا تھا کہ وہ ابتداء کے مقابلہ میں اب زیادہ پُر ہیں۔

(مشکوة بحوالہ بخاری ومسلم، باب المعجزات، ج 3، ص 1647، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ صحیح بخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ج 4، ص 191، دار طوق النجاة ☆ صحیح مسلم، باب قضاء الصلوة، ج 1، ص 474، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے: ((ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا)) ترجمہ: پھر فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ تو اس کے لئے چھوہارے اور کھجوریں جمع کی گئیں حتی کہ وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں جس سے ملی ہوں یا تو وہ بہت بڑا جادوگر ہے یا وہ اللہ کا نبی ہے جیسا کہ لوگوں کا گمان ہے پس اللہ عزوجل نے اس قبیلے کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا فرمائی وہ عورت اور تمام قبیلہ مسلمان ہو گئے۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ج 4، ص 191، دار طوق النجاة)

تھوڑا سا حلوہ اور تین سو آدمی

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ

تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ الله قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لأنس عدد كم كانوا؟ قَالَ زهاء ثَلَاث مائة. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُول لَهُم: اذْكُروا اسْم الله وليأكلْ كُلُّ رَجُل مِمَّا يَلِيهِ قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ. فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِين رفعت. مُتَّفق عَلَيْه)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر کا قصد کیا اور حلوہ تیار فرمایا پھر اسے ایک برتن میں ڈال کر فرمایا کہ اے انس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا اور کہنا کہ یہ میری والدہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور یہ عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی بارگاہ میں ایک حقیر سا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں گیا اور وہی عرض کی تو فرمایا کہ اسے رکھ دو پھر بعض حضرات کے نام لے کر فرمایا کہ فلاں فلاں کو میری طرف سے بلا لاؤ اور جو تجھے ملے اسے بھی دعوت دے دو تو جن کا نام لیا تھا جن سے میں ملا تھا ان سب کو میں نے دعوت دے دی پھر میں واپس لوٹا تو گھر بھرا ہوا تھا، حضرت انس سے استفسار ہوا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا تین سو کی جماعت تھی، پھر میں نے سرکار علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس حلوہ پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا پڑھا پھر دس دس کو بلانا شروع کیا وہ اس میں سے کھاتے تھے اور آپ انہیں فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے کھایا حتی کہ

سیر ہو گئے ایک گروہ نکلتا تھا اور ایک داخل ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سب نے کھا لیا تو مجھے فرمایا کہ اے انس اٹھا لو میں نے اٹھا لیا، میں نہیں جانتا کہ حلوہ اس وقت زیادہ تھا جب میں نے برتن رکھا یا اس وقت کہ جب میں نے اٹھایا۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1661، المکتب الاسلامی، بیروت☆ صحیح بخاری، باب الهدية للعروس، ج7، ص22، دارطوق النجاة)

بیماری بھی دور، خوشبو بھی عطا

حدیث: حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ کے یہاں ہم چار عورتیں تھیں، ہم میں سے ہر ایک عتبہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی، پھر بھی جو خوشبو عتبہ کے جسم سے آتی وہ ہماری خوشبو سے بہت زیادہ ہوتی: ((وَكَانَ إذا خرج إِلَى النَّاس قَالُوا مَا شممنا ريحًا أطيب من ريح عتبَة فَقُلْنَا لَهُ فِي ذَلِك قَالَ أَخَذَنِي الشرى على عهد رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشكوت ذَلِك إِلَيْهِ فَأَمرنِي أَن أتجرد فتجردت وَقَعَدت بَين يَدَيْهِ وألقيت ثوبي على فَرجي فنفث فِي يَده ثمَّ وضع يَده على ظَهْرِي وبطني فعبق بِي هَذَا الطّيب من يَوْمئِذٍ)) ترجمہ: اور جب وہ لوگوں کے پاس جاتے تو لوگ کہتے ہم نے کوئی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو عتبہ کی خوشبو سے اچھی ہو ایک دن ہم نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں میرے بدن میں پھنسیاں نکل آئیں تو میں نے حضور کی خدمت میں اس بیماری کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کپڑے اتار دیں میں نے کپڑے اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے مبارک ہاتھ پر ڈال کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر مل دیا تو میری بیماری دور ہو گئی اور اسی دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو گئی۔

(المعجم الصغیر، ج1، 77، المکتب الاسلامی، بیروت☆المعجم الکبیر، ما اسند عتبہ بن

فرقد،ج 17،ص134،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ☆ خصائص کبری ،ج 2،ص141،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہوکر
رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہوکر

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کونقل کرنے سے پہلے فرماتے ہیں:''وَأخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الكبير والأوسط بِسَنَد جيد ''ترجمہ:اس حدیث پاک کوامام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں جید(عمدہ) سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (خصائص کبری ،ج2،ص141،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

آنکھ عطا فرمادی

حدیث:حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَمَيْتُ بِهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْدَقَّتْ سِيَتُهَا وَلَمْ أَزَلْ فِي مَقَامِي نُصُبَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَّقِي السِّهَامَ وَوَجْهِي دُونَهُ فَكَانَ آخِرَهَا سَهْمٌ نَدَرَتْ مِنْهُ حَدَقَتِي فَأَخَذْتُهَا وَانْهَزَمُوا فَأَخَذْتُ حَدَقَتِي بِيَدِي فَسَعَيْتُ بِهَا فِي كَفِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَقَتِي فِي كَفِّي دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ:اللَّهُمَّ قِ قَتَادَةَ وَقَى نَبِيَّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِوَجْهِهِ فَاجْعَلْهَا أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا نَظَرًا .وَفِي حَدِيثِ مَنْصُورِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُعَدِّلِ:فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک کمان ہدیہ کی گئی،احد کے دن اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا،میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے اس کے ساتھ تیر پھینکنے شروع کردیے یہاں تک کہ اس کا سرا ٹوٹ گیا،میں اپنی جگہ کھڑا ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے سامنے تیروں کو روکتا رہا اس حال میں کہ میرا چہرا حضور کے چہرے کے سامنے تھا،آخر میں ایک تیر میری آنکھ میں آلگا جس سے میری آنکھ کا ڈیلا باہر نکل آیا،میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور کفار شکست کھا کر بھاگ گئے،میں اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ میں لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا،(یہ دیکھ کر) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دعا کی:اے اللہ! جس طرح قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کی حفاظت کی اسی طرح تو بھی اس کی حفاظت فرما اور اس آنکھ کو دوسری آنکھ سے خوبصورت اور تیز نظر والا بنا دے۔منصور بن احمد معدل کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ڈیلے کو آنکھ میں رکھا تو وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ صحیح اور تیز دیکھنے والی ہوگئی۔

(دلائل النبوة لابی نعیم،ج1،ص484،دارالنفائس،بیروت)☆(مجمع الزوائد،ج8،ص297،مکتبة القدسی،القاہرہ)

بعض کتب میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے((وَقَالَ ابْن اسحاق عَن عَاصِم بن عمر بن قَتَادَة قَالَ أُصِيبَت يَوْم أُحُد عين قَتَادَة ابْن النُّعْمَان حَتَّى وَقعت على وجنتيه فَردهَا رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَت أحسن عَيْنَيْهِ واحدهما)) ترجمہ:ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا،وہ فرماتے ہیں:احد والے دن حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں تیر لگا جس سے ان کی آنکھ رخساروں پر بہہ گئی،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ کو لوٹا دیا اور وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ اچھی ہوگئی اور تیز ہوگئی۔

(خصائص کبری،ج1،ص359،دارالکتب العلمیہ،بیروت)☆(سیرت حلبیہ،ج2،ص342،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں

طور بے طور ہیں بیماروں کے

بصارت عطا فرمادی

حدیث: حضرت حَبِیبَ بن فُرَیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ، فَأَخْبَرَهُ فَنَفَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَيْنَيْهِ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِينَ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ مُبْيَضَّتَانِ)) ترجمہ: ان کی دونوں آنکھیں ایسی سفید ہو چکی تھیں کہ ان سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا تو ان کے والد انہیں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں لائے، آپ نے استفسار فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ انہوں نے معاملہ بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آنکھوں پہ دم فرمایا تو میں نے دیکھا کہ آپ 80 سال کی عمر میں بھی سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے حالانکہ آپ کی آنکھیں سفید تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطب، من رخص فی النفث فی الرقی، ج5، ص45، مکتبۃ الرشد، الریاض ☆المعجم الکبیر للطبرانی، حبیب بن فریك، ج4، ص25، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆دلائل النبوہ للبیہقی، باب ماجاء فینفثہ فی عینین، ج6، ص173، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

دکھتی آنکھ ٹھیک فرمادی

حدیث: صحیح بخاری میں ہے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا

إِلَيْهِ. فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا: یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، راوی کہتے ہیں: لوگوں نے رات بے چینی سے گزاری کہ دیکھتے ہیں کل جھنڈا کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، فرمایا: انہوں بلاؤ، انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی، وہ ایسے شفایاب ہو گئے گویا انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ خیبر، ج5، ص134، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

دوسری روایت ہے ((فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ)) ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور انہیں کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوئی۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ خیبر، ج5، ص134، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

شافی و نافی ہو تم، کافی ووافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

کٹا ہاتھ جوڑدیا

حدیث: حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((شهدت مَعَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم مشهدا فأصابتي ضَرْبَة علي

عَاتِقِی فتعلقت یَدی فَأتیت النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فتفل فِیھَا وألزقھا فالتأمت وبرأت وَقتلت الَّذِی ضَرَبَنِی)) ترجمہ: میں ایک جنگ میں سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک تھا کہ میرے کندھے پر ضرب لگی اور میرا ہاتھ لٹک گیا میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور اسے جوڑ دیا تو میرا ہاتھ تندرست ہو گیا اور جس نے مجھے ضرب لگائی تھی میں نے اسے قتل کیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی تفلہ، ج 6، ص178، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج2، ص116، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ٹوٹی پنڈلی لمحے میں درست فرمادی

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابورافع یہودی کو (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا) قتل کرنے کے بعد اس کے اونچے مکان سے اترنے لگے تو زینے سے گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو انہوں نے اسی وقت گرم گرم اپنے عمامے سے باندھ لی اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اُبْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلِی فَمَسَحَھَا، فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِھَا قَطُّ)) ترجمہ: اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

(بخاری، باب قتل ابی رافع، ج 5، ص91، دارطوق النجاۃ ☆مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الاول، ج 3، ص1645، المکتب الاسلامی، بیروت ☆الخصائص الکبری، ج 1، ص390، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سلمہ بن اکوع کی پنڈلی بھی درست فرمادی

حدیث: امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر غزوۂ خیبر کے دن ایسی مار لگی کہ لوگوں کو آپ کے شہید ہونے کا گمان ہو گیا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ((فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیہِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَکَیْتُھَا حَتَّی السَّاعَۃِ)) ترجمہ: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے تین بار اس پر اپنا لعابِ دہن لگایا پھر کبھی پنڈلی میں درد نہ ہوا۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ خیبر ج5، ص133، دارطوق النجاۃ)

نابینا آنکھوں کو دکھانے والے، بھرے کانوں کو سنانے والے اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کرنے والے

حدیث: حضرت ام الدرداء سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے ((مُحَمَّد رَسُول اللہ اسْمہ المتَوَکل لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غلیظ وَلَا صخاب فِی الاسواق وَأُعْطِی المفاتیح لیبصر اللہ بِہِ أعینا عورا وَیسمع بِہِ آذَانا صمًّا وَیُقِیم بِہِ السّنة معوجة حَتَّی یشْھدُوا ان لَا إِلَہ إِلَّا اللہ وَحدہ لَا شریك لَہُ یعین الْمَظْلُوم ویمنعہ من ان یستضعف)) ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلّانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

ص377،دارالکتب العلمیہ، بیروت)☆(الخصائص الکبری ،باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل ،ج 1، ص20,21،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

ہر قسم کی کنجیاں دی گئیں

حدیث:ام المؤمنین محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ بعلہا وابیہا وعلیہا وسلم فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے((لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غلیظ وَّلَا صخاب فِی الاسواق وَأُعْطِی المفاتیح الخ)) ترجمہ: نہ سخت دل ہیں نہ درشت خُو، نہ بازاروں میں شور کرتے ، انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ،باب صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل، ج 1، ص377،دارالکتب العلمیہ، بیروت☆الخصائص الکبری ،باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل ،ج 1، ص20,21،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆الطبقات الکبری لابن سعد ،ذکر صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل ،ج1،ص363،دارصادر بیروت)

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں

قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی)) ترجمہ: میں ہی تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری،باب من یرد اللہ بہ،ج1،ص25،دارطوق النجاۃ)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

خزانے لٹانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((إِنَّمَا أَنَا

خَازِنٌ)) ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی ہوں۔

(صحیح مسلم،ج2،ص718،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:((إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی)) ترجمہ: میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری،ج4،ص84،دارطوق النجاۃ)

انہیں کیا خدا نے اپنے ملک کا مالک انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں

حدیث: بخاری ومسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((فَبَیْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِیتُ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِی یَدِی)) ترجمہ: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم،ج 4 ،ص54،دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلوۃ،ج1،ص372،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

امام احمد وابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ حضور مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((أُعْطِیتُ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ ،نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُعْطِیتُ مَفَاتِیحَ الْأَرْضِ)) ترجمہ: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا، رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی اللہ عنہ،ج 2،ص156،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المناقب،ج6،ص304،مکتب الرشد،ریاض)

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ:إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ:إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ:فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ.فَقُلْتُ:نَبِيًّا عَبْدًا،قَالَتْ:فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِأً يَقُولُ:آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ العبد)) ترجمہ:اے عائشہ(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)!اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، (پھر فرمایا:)میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی،اس نے عرض کیا:آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ عبد نبی بنیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں،میں نے جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے تواضع اختیار کرنے کے بارے میں عرض کی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف مشورہ لینے کے سے انداز سے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو میں نے اس فرشتے سے کہا کہ میں عبد نبی بننا چاہتا ہوں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:اس کے بعد آپ تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ایسے کھاؤں گا جیسے عبد کھاتے ہیں اور ایسے

بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتے ہیں۔

(شرح السنة،للبغوی،باب تواضعه صلى الله عليه وسلم،ج13،ص248،المكتب الاسلامی، بیروت☆مشکوة المصابیح،ج3،ص1622,1623،المكتب الاسلامی،بیروت)

اگر خاموش رہتے تو

حدیث: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:((أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ ناولني الذِّرَاع الآخر فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتُّ)) ترجمہ:میرے پاس بکری ہدیۃً بھیجی گئی،اسے ہانڈی میں ڈال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا:ابورافع یہ کیا ہے؟عرض کیا یہ بکری ہے جو ہمیں ہدیۃً ملی پھر ہم نے اسے ہانڈی میں پکالیا حضور نے فرمایا:اے ابورافع ہم کو ایک دست دو میں نے دست پیش کردیا پھر فرمایا کہ دوسرا دست بھی دو میں نے دوسرا دست بھی پیش کردیا پھر فرمایا:اے ابورافع اور دست لاؤ،عرض کیا یارسول اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں،تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر تم چپ رہتے تو ہم کو دست پر دست دیتے رہتے جب تک کہ چپ رہتے۔

(مشکوٰۃ ج1،ص106،المكتب الاسلامی،بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل،ج 45، ص172، مؤسسة الرسالة،بیروت)

دودھ کا ایک پیالہ اور تمام اصحاب صفہ

حدیث:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی جس

کے سواء کوئی معبود نہیں، میں بھوک میں روئے زمین پر اپنے جگر پر اعتماد کرتا تھا اور میں بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں عام راستہ پر بیٹھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس راستے سے گزر ہوا میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ کے متعلق پوچھا اور میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں (اور کچھ کھلائیں) مگر وہ چلے گئے، تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق پوچھا اور ان سے بھی میں نے اسی لئے پوچھا تھا کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لے جائیں مگر وہ بھی چلے گئے اور مجھے اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابوالقاسم حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے مجھے دیکھا اور میرے دل کی کیفیت جان کر مسکرائے، اس کے بعد فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ چلو اور آپ تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے میں بھی چلنے لگا، جب آپ کاشانۂ نبوت میں داخل ہوئے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ نے مجھے اجازت دے دی اور میں بھی اندر داخل ہو گیا، میں نے وہاں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ جواب دیا گیا کہ فلاں نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ! فرمایا جاؤ اصحابِ صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ تو ان کے پاس گھر تھا اور نہ مال و دولت، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ صدقہ آتا تو آپ اسے ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے، اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ بھیجتا تو آپ اسے قبول فرما لیتے اور اصحابِ صفہ کو بھی اس میں شریک کر لیا

کرتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اصحاب صفہ کے لئے صرف ایک پیالہ دودھ کا کیا کام دے گا؟ اور میں چاہتا تھا کہ پورا دودھ مجھے ہی مل جاتا تاکہ اسے پینے کے بعد میرے اندر کچھ طاقت پیدا ہو جاتی اور چونکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد ہوں لہٰذا جب وہ لوگ آئیں گے تو حضور مجھے حکم دیں گے کہ یہ پیالہ انہیں دے دوں تو پھر شاید ہی مجھے اس دودھ کا کچھ حصہ مل سکے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا تو مجھے اصحاب صفہ کے پاس آنا پڑا اور جب وہ لوگ آ گئے اور سب اپنی اپنی جگہ پر گھر میں بیٹھ گئے تو حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ! فرمایا ((خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ)) ترجمہ: پیالہ اٹھاؤ اور ان لوگوں کو دو تو میں نے پیالہ اٹھا کر ایک شخص کو دے دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا اس طرح یکے بعد دیگرے پیتے اور پلاتے

ہوئے وہ پیالہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا اور سب اصحاب صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ اپنے مقدس ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے سچ فرمایا، فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو تو میں نے پیا فرمایا اور پیو تو میں نے پھر پیا آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو تو میں اور پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب دودھ گزرنے کی بھی راہ باقی نہیں رہی اور وہ پیالہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کر دیا تو آپ نے اللہ تعالی کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی لیا۔

(بخاری ،باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج8،ص96،دارطوق النجاۃ)

کیوں جناب بو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

کھجوریں ھی کھجوریں

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تھے کہ لشکریوں کو کھانے کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میرے تھیلے میں کچھ کھجوریں ہیں تو فرمایا لے آؤ تو میں تھیلے کو لے کر حاضر ہوا، فرمایا: دستر خوان لے آؤ، تو میں دستر خوان لے آیا اور اسے بچھا دیا، پھر آپ نے کھجوریں نکالیں تو وہ اکیس دانے تھے۔آپ نے بسم اللہ پڑھی اور ایک ایک کھجور کو اپنے مقدس ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ سب دانے آپ کے دست مبارک میں آ گئے، پھر آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا:

((اُدْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثُمَّ قَالَ اُدْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعو وَخَرجُوا ثُمَّ قَالَ أدع فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثُمَّ قَالَ اُدْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا وَفضل تمر فَقَالَ لي اقعد فَقَعَدت فَأكل وأكلت وَفضل تمر فَأَخذه وَأدْخلهُ فِي المزود وَقَالَ لي إِذا رَأَيْت شَيْئا فَادْخُلْ يدك فَخذ وَلَا تكفأ فَمَا كنت أُرِيد تَمرا إِلَّا أدخلت يَدي فَأخذت مِنْهُ خمسين وسْقا فِي سَبِيل الله وَكَانَ مُعَلّقا خلف رحلي فَوَقع فِي زمن عُثْمَان فَذهب)) ترجمہ: فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ، تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ پیٹ بھر کر چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو لاؤ تو وہ لوگ بھی پیٹ بھر کھا کے چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ سب بھی شکم سیر ہو کر کھا کے چلے گئے، اور کھجوریں بچ گئیں، پھر مجھے فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں نے کھائیں اور جو کھجوریں باقی رہیں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھیلے میں ڈال دیا اور مجھ سے فرمایا جب تم نکالنا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکالتے رہنا مگر اسے اوندھا نہ کرنا، میں ہاتھ ڈالتا جتنی کھجوریں چاہتا نکال لیتا اور میں نے اس میں سے پچاس وسق کھجوریں راہِ خدا میں دیں، وہ تھیلی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں میری سواری کے پیچھے لٹکی ہوئی تھی جاتی رہی (گم ہوگئی) ۔

(الخصائص الکبریٰ ،ذکر بقیۃ المعجزات الخ،ج 2،ص85،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆دلائل النبوۃ،للبیہقی،باب ماجاء فی مزورابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ج6،ص110،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

صحابی نے جنت مانگ لی

حدیث: سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے،فرماتے ہیں:((كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي:سَلْ(ولفظ الطبرانی فقال یوماً یا ربیعة سلنی فاعطیك رجعنا الی لفظ مسلم)قال فَقُلْتُ:أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ.قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ:هُوَ ذَاكَ .قَالَ:فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)) ترجمہ:میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا(رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا)ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں ۔میں نے عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔فرمایا:تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔

(صحیح مسلم،کتاب الصلوۃ،باب فضل السجود،ج 1،ص193،قدیمی کتب خانہ،کراچی)☆(سنن ابی داؤد،کتاب الصلوۃ،باب وقت قیام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اللیل،ج 1،ص187،آفتاب عالم پریس،لاہور)☆(المعجم الکبیر،ج 5،ص57,58،المکتبة الفیصلیہ،بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں"الحمد للہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر جملے سے وہابیت کش ہے ۔حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلقاً بلا قید و بلا تخصیص ارشاد فرمانا:سل، مانگ کیا مانگتا ہے، جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید ارشاد ہوا: مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے۔

گر خیریت دنیا وعقبیٰ آرزو داری
بدرگاهش بیاو هرچه میخواهی تمنا کن

ترجمہ:اگر تو دنیا وآخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی بارگاہ میں آ اور جو چاہتا ہے مانگ لے۔

شیخ شیوخ علماء الہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ المصطفیٰ فی ہذہ الدیار سیدی شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں"از اطلاق سوال کہ فرمودش بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد وکرا خواہد باذن پروردگار خود دہد"ترجمہ:مطلق سوال سے کہ آپ نے فرمایا: مانگ۔اور کسی خاص شے کو مانگنے کی تخصیص نہیں فرمائی۔معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاملہ آپ کے دست اقدس میں ہے، جو چاہیں جسے چاہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا فرمادیں۔

(اشعۃ اللمعات،کتاب الصلوٰۃ، باب السجود وفضلہ ،الفصل الاول ،ج 1،ص396،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

فان من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم

یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا ہے جس میں سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! دنیا وآخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم (جن میں ما کان وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل

مندرج ہے) حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں۔

(الکواکب الدرية فی مدح خير البرية (قصيده برده)،الفصل العاشر ،ص 56،مرکز اہلسنت گجرات، الہند)

اور پہلا شعر کہ ''اگر خیریت دنیا و عقبیٰ الخ'' حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ قصیدہ نعتیہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا ہے۔

الحمدللہ یہ عقیدے ہیں ائمہ دین کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالم تاب میں، برخلاف اس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندہ داغی جو کہ ایمان کی آنکھ پر کفران کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے ''جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقوية الايمان، الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراك فی العبادة ،ص28،مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ، لاہور)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ''يُؤْخَذُ مِنْ إِطْلَاقِهِ عليه السلام الْأَمْرَ بِالسُّؤَالِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَكَّنَهُ مِنْ إِعْطَاءِ كُلِّ مَا أَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ '' یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرما دیں۔

(مرقاة المفاتيح، کتب الصلوة، باب السجود وفضله، الفصل الاول،ج2،ص615، المكتبة الحبيبيه کوئٹه)

والحمدلله رب العالمين ۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضور سے جنت مانگتے ہیں کہا ((اسئلك مرافقتك فی الجنة يارسول الله!)) میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقتِ والا عطا ہو۔

وہابی صاحبو! یہ کیسا کھلا شرک وہابیت ہے جسے حضور مالک جنت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ قبول فرما رہے ہیں۔

(فتاوی رضویه،ج30،ص494,495,496،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

مالکِ جنت

حدیث : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ)) ترجمہ: میں مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا، ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا، نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو میں نے دروازہ کھولا تو سامنے ابوبکر تھے میں نے ان کو اس کی بشارت دی جس کا حضور اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، پھر ایک اور شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، میں نے دروازہ کھولا تو سامنے عمر فاروق تھے، میں نے اس کی خبر دی جو نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کی، پھر

ایک اور شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت کے بدلے جو انہیں پہنچے گی، دروازہ کھولا تو سامنے عثمان غنی تھے، میں نے انہیں اس بات کی خبر دی جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمائی تھی، انہوں نے اللہ کی حمد کی اور پھر کہا کہ اللہ مددگار رہے۔

(صحیح بخاری،باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ،ج5،ص13،دارطوق النجاة☆صحیح مسلم،باب من فضائل عثمان رضی اللہ عنہ،ج4،ص1867،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

تیرے لیے جنت میں درخت

حدیث: حدیث پاک میں ہے((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي، فَمُرْهُ فَلْيَبِيعْنِيهَا أَوْ لِيَهَبْهَا لِي، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:هَذَا أَبْخَلُ النَّاسِ)) ترجمہ: ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! فلاں شخص کا میرے باغ میں درخت ہے، آپ اسے ارشاد فرمائیں کہ وہ درخت مجھے بیچ دے یا تحفۃً دے دے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس (باغ والے) سے ارشاد فرمایا: ایسا کردو تو اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں درخت ہے، اس نے انکار کیا تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر بخیل (کنجوس) ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ،ج2،ص426،دارالوطن،ریاض)

اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنی کردیا

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکوۃ دینے میں کمی کی تو سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ترجمہ: ابن جمیل کو کیا برا لگا

یہی نا کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کردیا، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری،کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین،ج1،ص198، قدیمی کتب خانہ،پشاور)

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

حافظہ عطا فرمایا

حدیث :امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ!((إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ:ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ:فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے آپ سے بہت سی حدیثیں سنی لیکن وہ سب بھول گئیں، حضور نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے لپ بھر کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے سینے سے لگا لو میں نے لگا لی، پس میں اس کے بعد کسی چیز کو نہیں بھولا۔

(بخاری،باب حفظ العلم،ج1،ص35،دارطوق النجاۃ)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

حلم،ہیبت،شجاعت اور کرم عطافرمادیا

حدیث :حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دونوں شاہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی ((یارسول اللہ انحلهما)) یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے۔((قال نعم)) قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور۔((اما الحسن فقد نحلته حلمی وهیبتی واما الحسین فقد نحلته نجدتی وجودی)) حسن کو تو میں نے

اپنا حلم اور ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

(تاریخ دمشق الکبیر،ج14،ص141،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

بعض کتب میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے اس میں دو جہان کی شاہزادی اپنے دونوں شہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی ((یَا رَسُولَ اللهِ هَذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا)) یارسول اللہ! یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے۔

ارشاد ہوا ((أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدُدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي)) ترجمہ: حسن کے لیے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور میرا کرم۔

(المعجم الکبیر،ج 22،ص423،المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)☆(کنزالعمال،ج 7،ص268،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت)

جو چاہے مانگ

حدیث: امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نعم فرماتے یعنی اچھا، اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے، کسی چیز کو لا یعنی "نہ" نہ فرماتے۔

ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا سکوت فرمایا، پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا ((سَلْ مَا شِئْتَ يَا أَعْرَابِيُّ!)) ترجمہ: اے اعرابی! جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں ((فَغَبِطْنَاهُ فَقُلْنَا: الْآنَ يَسْأَلُ الْجَنَّةَ

)) ترجمہ: یہ حال دیکھ کر (کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے) ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا، ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔

اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ: ((أَسْأَلُكَ رَاحِلَةً)) ترجمہ: میں حضور سے سواری کا اونٹ مانگتا ہوں۔ فرمایا: عطا ہوا۔ عرض کی: ((أَسْأَلُكَ زَادًا)) ترجمہ: حضو سے زادراہ مانگتا ہوں۔ فرمایا: عطا ہوا۔

ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعربی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے سوال میں۔ پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا میں اترنے کا حکم ہوا کنارِ دریا تک پہنچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیے کہ خود واپس پلٹ آئے۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا: تم قبرِ یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس ہو ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرائیل کی پیرزن (بوڑھی عورت) جانتی ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: تو مجھے بتادے۔ عرض کی ((لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِي مَا أَسْأَلُكَ)) ترجمہ: خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں۔ فرمایا ((ذٰلك لك)) ترجمہ: تیری عرض قبول ہے۔ ((فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الدَّرَجَةِ الَّتِي تَكُونُ فِيهَا فِي الْجَنَّةِ)) پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپ کے

ساتھ ہوں اس درجے میں جس درجے میں آپ ہوں گے۔((قَالَ:سَلِي الْجَنَّةَ)) موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جنت مانگ لے، یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر۔((قَالَتْ:لَا وَاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ)) پیرزن نے کہا: خدا کی قسم میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔((فَجَعَلَ مُوسَى يُرَادُّهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ:أَنْ أَعْطِهَا ذَلِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ شَيْئًا، فَأَعْطَاهَا)) موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے یہی ردوبدل کرتے رہے۔اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسیٰ! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمھارا کچھ نقصان نہیں۔موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت میں اسے اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر بتادی، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر دریا سے عبور فرما گئے۔

(المعجم الاوسط ،من اسمه محمد،ج 7،ص 374،دارالحرمین،القاہرہ☆کنز العمال ، ج 2،ص 616,617،مؤسسة الرساله ،بیروت)

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں ''نا'' ہے نہ منگتا سے یہ کہنا ''کیا ہے''

اس حدیث پاک کے تحت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''بحمدہٖ تعالی ''اس حدیث نفیس کا ایک ایک حرف جان وہابیت پر کوکب شہابی ہے۔

اولا :حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ ''جو جی میں آئے مانگ لے'' حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر جودہٖ ونوالہ ونعمہ وافضالہٖ۔

ثانیاً: یہ ارشاد سن کر مولی علی وغیرہ صحابہ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ (رشک کرنا) کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد کرام ہمیں نصیب ہوتا حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثالثاً: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا (مالِ دنیا) مانگنے بیٹھا، پیر زن اسرائیلیہ (اسرائیل کی بوڑھی عورت) کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اسے عطا فرمادیتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رابعاً: ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کے بیشمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کردینے پر قادر مان کر شرک کیا تو موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا ہوا کہ یہ باآں شان غضب وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے، اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے میں میرا کیا اختیار۔بڑی بی! تم مجھے خدا بنا رہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید ہو بھی سکتی تو اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کرلی۔افسوس کہ موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا، اس بھاری شرک پر اصلاً انکار نہ کیا۔

خامساً: انکار در کنار اور رجسٹری کہ ((سلی الجنة)) اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو، ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دیں گے تمہیں یہی بہت ہے۔

سابعاً: پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے ((فاعطاها)) موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بوڑھی عورت کو جنت عالیہ عطا فرمادی۔

(فتاوی رضویہ ملخصاً، ج30، ص600,601,602,603,604، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

تونے بہت تھوڑا مانگا

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا ((صدقت فاحتكم ماشئت)) تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے کہہ دے۔ عرض کی اسی دنبے اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی ((ولصاحبة موسى التي دلته على عظام يوسف كانت افهم منك حين حكمها موسى فقالت حكمي ان تردني شابة وادخل معك الجنة)) ترجمہ: اور بے شک موسیٰ علیہ السلام کے دور کی وہ بڑھیا جس نے انہیں یوسف علیہ السلام کا تابوت بتایا تھا، تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا: میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس کر دیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً جوان ہوگئی، اس کا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم کریم نے

عطا فرمایا۔

(المستدرک للحاکم، ج2، ص404، دارالفکر، بیروت)☆(اتحاف السادة المتقين بحواله ابن حبان والحاکم، ج7، ص509، دارالفکر، بیروت)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

اونٹ کی فریاد رسی فرمائی

حدیث: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُول الله صلى الله عليه وسلم إِذْ أقبل بعير يعدو حَتَّى وقف على هَامة رَسُول الله صلى الله عليه وسلم فَقَالَ صلى الله عليه وسلم أَيهَا الْبَعِير اسكن فَإِن تَكُ صَادِقا فلك صدقك وَإِن تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْك كَذبك مَعَ أَن الله تَعَالَى قد أَمن عائذنا وَلَيْسَ بخائب لائذنا فَقُلْنَا يَا رَسُول الله مَا يَقُول هَذَا الْبَعِير فَقَالَ هَذَا بعير قد هم أَهله بنحره وَأكل لَحمه فهرب مِنْهُم واستغاث بنبيكم صلى الله عليه وسلم فَبينا نَحن كَذَلِك إِذْ أقبل أَصْحَابه يتعادون فَلَمَّا نظر إِلَيْهِم الْبَعِير عَاد إِلَى هَامة رَسُول الله صلى الله عليه وسلم فلاذ بهَا فَقَالُوا يَا رَسُول الله هَذَا بعيرنا هرب مُنْذُ ثَلَاثَة أَيَّام فَلم نلقه إِلَّا بَين يَديك فَقَالَ صلى الله عليه وسلم أما إِنَّه يشكو إِلَيّ فبئست الشكاية فَقَالُوا يَا رَسُول الله مَا يَقُول قَالَ يَقُول إِنَّه رَبِّي فِي أمنكم أحوالا وكنتم تحملون عَلَيْهِ فِي الصَّيف إِلَى مَوضِع الكلإ فَإِذا كَانَ الشتَاء رحلتم إِلَى مَوضِع الدفاء فَلَمَّا كبر استفحلتموه فرزقكم الله مِنْهُ إبلا سَائِمَة فَلَمَّا أدركته هَذِه السّنة الخصبة هممتم بنحره وَأكل لَحمه فَقَالُوا قد وَالله كَانَ ذَلِك يَا رَسُول الله فَقَالَ عليه الصلاة والسلام مَا هَذَا جَزَاء الْمَمْلُوك الصَّالح من موَالِيه فَقَالُوا يَا رَسُول الله فَإنَّا لَا نبيعه وَلَا ننحره فَقَالَ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام كَذبتُمْ قد اسْتَغَاثَ بكم فَلم تغيثوه وَأَنا أولى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُم فَإِن الله نزع الرَّحْمَة من قُلُوب الْمُنَافِقين وأسكنها فِي قُلُوب الْمُؤمنِينَ فَاشْتَرَاهُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مِنْهُم بِمِائَة دِرْهَم وَقَالَ يَا أَيهَا الْبَعِير انْطلق فَأَنت حر لوجه الله تَعَالَى فرغى على هَامة رَسُول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آمين ثمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثمَّ دَعَا فقَالَ آمين ثمَّ دَعَا الرَّابِعَة فَبكى عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فَقُلْنَا يَا رَسُول الله مَا يَقُول هَذَا الْبَعِير قَالَ قَالَ جزَاك الله أَيهَا النَّبِي عَن الْإِسْلَام وَالْقُرْآن خيرا فَقلت آمين ثمَّ قَالَ سكن الله رعب أمتك يَوْم الْقِيَامَة كَمَا سكنت رعبي فَقلت آمين ثمَّ قَالَ حقن الله دِمَاء أمتك من أعدائها كَمَا حقنت دمي فَقلت آمين ثمَّ قَالَ لَا جعل الله بأسها بَينهَا فَبَكَيْت فَإِن هَذِه الْخِصَال سَأَلت رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنَعَنِي هَذِه وَأَخْبرنِي جِبْرِيل عَن الله تَعَالَى أَن فنَاء أمتِي بِالسَّيْفِ جرى الْقَلَم بِمَا هُوَ كَائِن)) ترجمہ: ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آ کر کھڑا ہوا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لیے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے، اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟ فرمایا: اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھالینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا۔ ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اس کے مالک دوڑتے آئے، اونٹ

نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آ گیا اور حضور کی پناہ پکڑی، اس کے مالکوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور کے پاس ملا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش (شکایت) کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا گرمی میں تم اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ کرتے، جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کردیے جو چرتے پھرتے ہیں، اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھالینا چاہا۔ وہ بولے: یارسول اللہ! خدا کی قسم! یونہی ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! تو ہم اسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے۔ فرمایا: غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ولائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں، اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کو خرید لیا اور اس سے ارشاد فرمایا: اے اونٹ! چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔ یہ سن کر اس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کہی۔ اس نے دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی۔ اس نے سہ بارہ عرض کی حضور نے پھر آمین کہی اس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: اس نے کہا اے نبی اللہ! اللہ عزوجل حضور کو اسلام و

قران کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف دور کیا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کرسکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا، میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ امت والا کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دور رہیں)، اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرما دیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر کردی کہ میری امت کی فنا تلوار سے ہے۔ قلم چل چکا شدنی پر۔

(الترغیب والترھیب، ج3، ص207,208، مصطفی البابی، مصر)

ھرنی کی فریاد رسی

حدیث: القول البدیع میں حلیۃ الاولیاء لابی نعیم کے حوالے سے حدیث پاک ہے ((أن رجلاً مر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه ظبی قد اصطاده فأنطلق الله سبحانه الذی لأنطق کل شیء الظبی فقالت یارسول الله أن لی أولاداً وأنا أرضعهم وأنهم الآن جیاع فأمر هذا أن یخلینی حتی أذهب فأرضع أولادی وأعود قال فإن لم تعودی قالت إن لم أعد فلعننی الله کمن تذکر بین یدیه فلا یصل علیك، أو کنت کمن صلی ولو یدع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم أطلقها وأنا ضامنها فذهبت الظبیة ثم عادت فنزل جبریل علیه السلام وقال یا محمد الله یقرئك السلام ویقول لك وعزتی وجلالی أنا أرحم بامتك من هذه الظبیة بأولادها وأنا أردهم إلیك کما رجعت الظبیة

إلیك صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: ایک آدمی کا گزر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا، اس کے پاس ہرنی تھی جو اس نے ابھی ابھی شکار کی تھی، جس اللہ سبحانہ نے ہر چیز کو قوتِ گویائی عطا فرمائی ہے اس نے اس ہرنی کو بولنے کی طاقت عطا فرمادی، ہرنی نے عرض کیا: میرے بچے ہیں، میں انہیں دودھ پلاتی ہوں اور ابھی وہ بھوکے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ یہ مجھے چھوڑ دے، یہاں تک کہ میں جاؤں اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں، سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہرنی سے ارشاد فرمایا: اگر تو لوٹ کر نہ آئی تو؟، اس نے عرض کیا: اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھ پر اس طرح لعنت برسے جیسا کہ اس شخص پر برستی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا میں اس کی طرح ہو جاؤں جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکاری سے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں یعنی میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی۔ ہرنی گئی اور (بچوں کو دودھ پلا کر) واپس آگئی، جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم، میں آپ کی امت پر اس سے بڑھ کر مہربان ہوں جتنی یہ ہرنی اپنے بچوں پر مہربان ہے، اور میں (قیامت کے دن) اسے آپ کی طرف لوٹا دوں گا جیسا کہ یہ ہرنی آپ کے پاس لوٹ کر آئی ہے۔

(القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب، الباب الثانی، ج1، ص153، دار الریان للتراث ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر الظبی والضب، ج1، ص376، دار النفائس، بیروت)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج وعنا کرتے ہیں

اونٹ پر حکومت

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ)) ترجمہ: میں ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں جس اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا تھا، لگتا نہیں تھا کہ وہ (مزید) چلے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور! وہ تھک گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کے پیچھے تشریف لائے، اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا فرمائی، تو وہ سب سے آگے چلنے لگا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: حضور خیریت سے ہے، آپ کی برکت اسے پہنچی ہے۔

(صحیح بخاری، باب استئذان الرجل الامام، 4، ص51، دار طوق النجاۃ)

گوہ کی گواہی

حدیث: امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فى محفل من أصحابه إذ جاء أعرابى من بنى سليم قد صاد ضبا، وجعله فى كمه ليذهب به إلى رحله فيشويه ويأكله، فلما رأى الجماعة، قال: ما هذا؟ قالوا: هذا الذى يذكر أنه نبى، فجاء حتى شق الناس، فقال: واللات والعزى لا آمنت بك أو يؤمن بك

هذا الضب، وأخرج الضب من كمه و طرحه بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا ضب! فأجابه الضب بلسان عربى مبين يسمعه القوم جميعا: لبيك و سعديك يا زين من وافى القيامة، قال: من تعبد يا ضب؟ قال: الذى فى السماء عرشه، و فى الأرض سلطانه، وفى البحر سبيله، وفى الجنة رحمته، وفى النار عقابه، قال: فمن أنا يا ضب؟ قال: رسول رب العالمين، وخاتم النبيين، وقد أفلح من صدقك، وقد خاب من كذبك، قال الأعرابى: لا أتبع أثرا بعد عين والله لقد جئتك وما على ظهر الأرض أبغض إلى منك، وإنك اليوم أحب إلى من والدى، ومن عينى، ومنى، وإنى لأحبك بداخلى وخارجى و سرى و علانيتى: أشهد أن لا إله إلا الله، وأنك رسول الله)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی محفل میں جلوہ فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم کا ایک دیہاتی گوہ شکار کر کے لایا اور اسے اپنی آستین میں رکھے ہوئے تھا تاکہ سفر میں ساتھ لے جائے اور بھون کر کھائے، جب اس نے اس جماعت کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں تو وہ لوگوں کو چیرتا ہوا آیا اور بولا: لات وعزی کی قسم (یہ دو بتوں کے نام ہیں) میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے اور اس نے گوہ اپنی آستین سے نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گوہ! تو گوہ نے فصیح عربی میں جس کو سب لوگوں نے سنا، جواب دیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! اے وہ ذات جو محشر والوں کی زینت ہے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: اے گوہ تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ اس نے کہا جس کا عرش آسمانوں پر ہے اور جس کی حکومت زمینوں پر ہے اور جس کی رحمت جنتوں میں اور جس

کا عذاب دوزخ میں ہے۔سرکار علیہ السلام نے فرمایا: کہ اے گوہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ رب العالمین کے رسول ہیں، خاتم النبیین ہیں آپ وہ ہیں کہ جس نے آپ کو سچا مان لیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے آپ کو جھٹلایا وہ نامراد ہوا اعرابی نے کہا کہ میں آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کوئی اور نشانی طلب نہیں کرتا، اللہ کی قسم میں آپ کے پاس اس حال میں آیا تھا کہ پشت زمین پر مجھے آپ سے زیادہ کوئی مبغوض نہیں تھا اور آج آپ مجھے میرے والدین، میری آنکھوں اور اپنی ذات سے زیادہ محبوب ہیں میں اپنے داخل، خارج، خفیہ وعلانیہ سے آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب جاء فی شہادۃالضب لنبیناصلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص37 ، دار الکتب العلمیہ،بیروت☆دلائل النبوۃ لابی نعیم،ذکر الظبی والضب،ج1،ص376، دار النفائس ، بیروت)

بکریاں سجدے میں

حدیث: حضرت اُنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ فَقَالَ:إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي مِنْ أُمَّتِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) ترجمہ: نبی محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، حضرت ابوبکر و عمر اور بعض انصاری مردوں کے ساتھ انصار کے ایک باغ کے میں داخل ہوئے، باغ میں بکریاں تھیں ان بکریوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو سجدہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ان بکریوں کی نسبت ہم آپ کو سجدہ کرنے

کے زیادہ حقدار ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری امت میں کسی شخص کو لائق نہیں کہ دوسرے کو سجدہ کرے اور اگر یہ کسی کو لائق ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، سجود البھائم ومن ذلک سجود الغنم،ج1،ص379،دارالنفائس،بیروت)

اونٹ سجدے میں

حدیث: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:((انَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مہاجرین اور انصار کے گروہ میں موجود تھے، ایک اونٹ آیا اور اس نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو سجدہ کیا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، سجود البھائم ومن ذلک سجود الغنم،ج1،ص380،دارالنفائس،بیروت)

چاند شق ہو، پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

گھوڑا زمین میں دھنس گیا

حدیث: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ:ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ)) ترجمہ: جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مدینہ شریف کی طرف جارہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ کا پیچھا کرنے لگا، آپ نے اس کے لئے دعائے ضرر فرمائی تو وہ اپنے گھوڑے سمیت زمین میں دھنس گیا، پھر اس نے عرض کی کہ آپ میرے حق میں دعا فرمائیے، میں آپ کو ضرر نہیں پہنچاؤں گا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے

اس کے حق میں دعا فرمائی۔

(صحیح بخاری، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص61، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب فی حدیث الہجرۃ، ج4، ص2309، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اچانک شیر آیا

حدیث: حضرت ابوعقرب سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ لَهَبُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ يَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبَكَ فَخَرَجَ فِي قَافِلَةٍ يُرِيدُ الشَّامَ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ: كَلَّا، فَحَطُّوا مَتَاعَهُمْ حَوْلَهُ وَقَعَدُوا يَحْرُسُونَهُ فَجَاءَ الْأَسَدُ فَانْتَزَعَهُ فَذَهَبَ بِهِ)) ترجمہ: ابولہب کا بیٹا لہب نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو عیب لگایا کرتا تھا، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کی: یا اللہ عزوجل! اس پر اپنی طرف سے ایک کتا (درندہ) مسلط فرما، پس وہ ایک قافلے کے ساتھ ملک شام کے ارادہ سے نکلا اور راستے میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس نے کہا: مجھے محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا کا خوف ہے، قافلے والوں نے کہا، ہرگز ایسا کچھ نہیں ہو گا، انہوں نے اپنا سامان اس کے گرد رکھا اور اس کی حفاظت کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک شیر آیا اور اسے اٹھا کر لے گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج 2، ص588، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆سیرت حلبیہ، باب استخفاء ہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص413، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆تفسیر روح المعانی، سورۃ المائدہ، ج 3، ص236، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆تفسیر روح البیان، سورۃ تبت یدا، ج10، ص534، دارالفکر، بیروت)

امام حاکم اس حدیث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: "صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ" ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے (مگر) شیخین (امام بخاری ومسلم) نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج 2، ص588، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام ذہبی نے بھی اس کی تصحیح کی ہے۔

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج2، ص588، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سب کے فریاد رس

حدیث: حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ فَقَالَ اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ)) ترجمہ: میں نے رحمت کائنات صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے تین معجزے دیکھے، ایک یہ کہ ہم رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جا رہے تھے اچانک ایک اونٹ جس پر پانی لایا جاتا تھا گزرا اور جب اس نے اللہ کے

حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو اس نے ایک آواز نکالی، یہ آواز سن کر رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٹھہر گئے اور فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہو گیا تو رحمت کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دے یہ سن کر اس مالک نے عرض کی: حضور ہم بغیر قیمت کے آپ کو پیش کر دیتے ہیں مگر یہ ایسے گھرانے کا اونٹ ہے جن کا کاروبار یہی اونٹ ہے، اس پر والیٔ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تو نے کہا درست ہے لیکن اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے، فرمایا اس کو لے جا اور آئندہ ایسا مت کرنا پھر ہم آگے بڑھے اور ایک جگہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آرام فرمایا تو ہم نے کیا دیکھا کہ ایک درخت زمین کو چیرتا دوڑتا آرہا ہے وہ حاضر ہوا اور اس نے اپنی ٹہنیاں اور پتے حبیب ذوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر جھکا دئے، تھوڑی دیر بعد وہ درخت واپس ہوا اور اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا جب آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے اور ہم نے درخت والا واقعہ بیان کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ میں تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا چاہتا ہوں، اور اس کو اجازت مل گئی پس یہ مجھے سلام کرنے آیا تھا، پھر ہم آگے چلے اور ایک پانی پر سے گزرے تو ایک عورت ایک دیوانے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور ماجرا عرض کیا رحمت کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: اے بلا نکل جا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرا نام محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ہے اور ہم آگے چلے گئے، جب واپس لوٹے تو وہ عورت حاضر ہوئی اس سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بچے کے متعلق دریافت فرمایا: عورت بولی قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے آپ کے جانے کے بعد ہم نے اس میں کوئی تکلیف

نہیں دیکھی۔

(شرح السنة للبغوی،باب علامات النبوة،ج13،ص296،المکتب الاسلامی،بیروت☆مشکوة المصابیح،باب المعجزات،الفصل الثانی،ج3،ص1664،المکتب الاسلامی،بیروت)

مست اونٹ

حدیث: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَرَأَيْنَا مِنْهُ عَجَبًا مِنْ ذَلِكَ،إِنَّا مَضَيْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ:يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ لِي حَائِطٌ فِيهِ عَيْشِي وَعَيْشُ عِيَالِي وَلِي فِيهِ نَاضِحَانِ فَاغْتَلَمَا عَلَيَّ فَمَنَعَانِي أَنْفُسَهُمَا وَحَائِطِي وَمَا فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَدْنُوَ مِنْهُمَا فَنَهَضَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ:افْتَحْ فَقَالَ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمْرُهُمَا أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ:افْتَحْ فَلَمَّا حَرَّكَ الْبَابَ أَقْبَلَا لَهُمَا جَلَبَةٌ كَحَفِيفِ الرِّيحِ فَلَمَّا انْفَرَجَ الْبَابُ وَنَظَرَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَكَا ثُمَّ سَجَدَا فَأَخَذَ نَبِيُّ اللَّهِ بِرُءُوسِهِمَا ثُمَّ دَفَعَهُمَا إِلَى صَاحِبِهِمَا فَقَالَ: اسْتَعْمِلْهُمَا وَأَحْسِنْ عَلَفَهُمَا فَقَالَ الْقَوْمُ:يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ فَبَلَاءُ اللَّهِ عِنْدَنَا بِكَ أَحْسَنُ حِينَ هَدَانَا اللَّهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْمَهَالِكِ أَفَلَا تَأْذَنُ لَنَا فِي السُّجُودِ لَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:إِنَّ السُّجُودَ لَيْسَ لِي إِلَّا لِلْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَوْ أَنِّي آمُرُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالسُّجُودِ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) ترجمہ: بعض سفروں میں ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نکلے تو ہم نے آپ سے کچھ حیرت انگیز افعال دیکھے، ہم ایک منزل میں اترے تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی میرا ایک باغ ہے جس میں میری اور میرے اہل وعیال کی رہائش ہے اور اسی میں میرے دو اونٹ ہیں جو مست ہو گئے ہیں اور مجھے

اپنے قریب آنے دیتے ہیں اور نہ باغ اور اس میں موجود سامان کے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام کے ساتھ اٹھے اور باغ کے دروازے کے پاس پہنچ کر فرمایا دروازہ کھول دو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ بڑے خطرناک ہیں، فرمایا: کہ کھول دے تو جب دروازے میں حرکت ہوئی تو وہ دونوں خفیف ہوا کی طرح دوڑے جب دروازہ کشادہ ہوا اور ان دونوں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو بیٹھ گئے پھر دونوں نے حضور کو سجدہ کیا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انہیں سر سے پکڑ کر ان کے مالک کے حوالے کر دیا اور فرمایا کہ ان کو استعمال کرو اور ان کو اچھا چارہ کھلاؤ، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپ کو جانور سجدہ کرتے ہیں تو ہم پر آپ کے ذریعے اللہ عزوجل کا احسان ان سے بڑھ کر ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمیں گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی اور آپ کے صدقے ہمیں ہلاکتوں سے بچایا، کیا آپ ہمیں اجازت مرحمت نہیں فرماتے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں؟ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا سجدہ صرف اسی ذات کو ہے جو حی لایموت ہے (یعنی اللہ تعالی کو) اگر میں اس امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، قال الشیخ: واما السجود، ج 1، ص 383، دار النفائس، بیروت ☆ خصائص کبری، ذکر المعجزات التی وقعت، ج 2، ص 63، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بکری کے بازو نے کلام کیا

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ یَھُودِیَّةً مِنْ أَھْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِیَّةً ثُمَّ أَھْدَتْھَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ، فَأَکَلَ مِنْھَا، وَأَکَلَ رَھْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَھُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوا أَیْدِیَکُمْ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَی الْیَھُودِیَّةِ فَدَعَاھَا، فَقَالَ لَھَا

أَسَمَمْتِ ھَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْیَھُودِیَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ أَخْبَرَتْنِی ھَذِهِ فِی یَدِی لِلذِّرَاعِ، قَالَتْ: نَعَمْ)) ترجمہ: اہل خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ہدیۃً بھیجی، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کی دستی کے گوشت کو تناول کیا اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی کھایا، پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو، اور اس یہودیہ عورت کو بلا بھیجا، اور پوچھا کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے وہ بولی آپ کو کس نے خبر دی؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے میرے ہاتھ میں موجود بازو نے خبر دی ہے، اس نے کہا ہاں میں نے اس میں زہر ملایا تھا۔

(سنن ابی داؤد، باب فیمن سقیر جلا سما، ج 4، ص 73، المکتبۃ العصریہ، بیروت ☆ مشکاۃ الصابیح، باب المعجزات، الفصل الثانی، ج 3، ص 1667، المکتب الاسلامی، بیروت)

ام معبد کی بکری

حدیث: حُبَیْشِ بن خَالِد (جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِینَ أُخْرِجَ مِنْ مَکَّةَ خَرَجَ مُھَاجِرًا إِلَی الْمَدِینَةِ ھُوَ وَأَبُو بَکْرٍ وَمَوْلَی أَبِی بَکْرٍ عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَةَ وَ دَلِیلُھُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّیْثِی مَرُّوا عَلَی خَیْمَتَیْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوھَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِیَشْتَرُوا مِنْھَا فَلَمْ یُصِیبُوا عِنْدَھَا شَیْئًا من ذَلِك وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِینَ مُسْنِتِینَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَی شَاةٍ فِی کِسْرِ الْخَیْمَةِ فَقَالَ: مَا ھَذِهِ الشَّاةُ یَا أُمَّ معبد؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَھَا الْجَھْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ: ھَلْ بھَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: ھِیَ أَجْھَدُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: أَتَأْذَنِینَ لِی أَنْ أَحْلِبَھَا؟ قَالَتْ: بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی إِنْ رَأَیْتَ بھَا حَلباً فاحلبھا. فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِیَدِهِ ضَرْعَھَا وَسَمَّی اللَّهَ تَعَالَی وَدَعَا لَھَا فِی شَاتِھَا فتفاجت عَلَیْهِ وَردت وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ یُرْبِضُ، الرَّھْطَ

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى علاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا)) ترجمہ: جب کافروں کی سازش سے رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جانا پڑا تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور ان کی رہنمائی کرنے والے عبداللہ لیثی کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرتے نکلے، آپ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو ان سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تا کہ ان سے خریدیں تو ان کے پاس ان میں سے کوئی شے نہ پائی اور حال یہ تھا کہ لوگ مفلوک الحال اور قحط زدہ تھے۔ حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ خیمہ کے ایک جانب ایک بہت ہی لاغر بکری ہے۔ فرمایا اے ام معبد یہ بکری کیا ہے؟ عرض کی: جہد نے اسے ریوڑ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے، دریافت فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی: اس میں سے سارا دودھ نکال لیا گیا ہے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو میں اس کا دودھ دوہ لوں۔ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجئے، رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ام معبد کے لئے ان کی بکری کے معاملہ میں دعا فرمائی تو بکری نے حضور علیہ السلام کیلئے اپنی دونوں ٹانگیں چوڑی کر دیں اور جگالی کی پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے برتن طلب کیا جو جماعت کو سیراب کر دے پس آپ نے اس میں خوب دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آ گئی، پھر آپ نے ام معبد کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئیں اور اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر اور لوگوں کو پلایا بعد ازاں دوسری مرتبہ اس برتن میں دودھ دوہا یہاں تک کہ

برتن بھر گیا پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ بکری نشانی کے طور ام معبد کے پاس چھوڑی اور انہیں اسلام پر بیعت کیا اور وہاں سے آگے سفر فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثالث، ج 3، ص1672، المکتب الاسلامی، بیروت☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل السابع عشر، ج 1، ص337، دارالنفائس، بیروت☆ شرح السنۃ للبغوی، باب جامع صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 13، ص261,262، المکتب الاسلامی، بیروت ☆الاستیعاب، ام معبد الخزاعیہ، ج4، ص1958,1959، دارالجیل، بیروت)

تمام لشکر سیر ہو گیا

حدیث: حضرت نافع بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُهَاءَ أَرْبَعِ مِائَةِ رَجُلٍ فَنَزَلْنَا عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَكَأَنَّهُ اشْتَدَّ عَلَى النَّاسِ وَرَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَنَزَلُوا إِذَا أَقْبَلَتْ عَنْزٌ تَمْشِي حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَدَّدَةَ الْقَرْنَيْنِ قَالَ: فَحَلَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْوَى الْجُنْدَ. وَرَوَى وَقَالَ: يَا نَافِعُ امْلُكْهَا وَمَا أُرَاكَ تَمْلُكُهَا قَالَ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أُرَاكَ تَمْلُكُهَا أَخَذْتُ عُودًا فَرَكَزْتُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَخَذْتُ رِبَاطًا فَرَبَطْتُ بِهِ الشَّاةَ فَاسْتَوْثَقْتُ مِنْهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ النَّاسُ وَنِمْتُ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِذَا الْحَبْلُ مَحْلُولٌ وَلَا شَاةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قُلْتُ: الشَّاةُ ذَهَبَتْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نَافِعُ أَوَ مَا أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ لَا تَمْلِكُهَا إِنَّ الَّذِي جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِي ذَهَبَ بِهَا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ چار سو ہمراہی تھے تو ہم ایسی جگہ اترے جہاں پانی نہیں تھا گویا لوگوں پر (وہاں اترنا) دشوار ہو گیا، لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اترے ہیں تو لوگ بھی اتر گئے اچانک ایک تیز سینگھوں والی بکری رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس چلتی ہوئی

آئی راوی کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بکری کا دودھ دوہا اور تمام لشکر کو سیراب کر دیا اور فرمایا: اے نافع اس بکری کو سنبھال رکھ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گا، راوی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گا تو میں نے ایک لکڑی لی اس کو زمین میں گاڑا اور ایک رسی لے کر بکری کو اس کے ساتھ مضبوط باندھ دیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سو گئے لوگ بھی سو گئے اور میں بھی سو گیا جب میں جاگا تو دودھ موجود تھا اور بکری نہیں تھی تو میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی اور عرض کی کہ بکری چلی گئی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ تو اس کو سنبھال نہ سکے گا بے شک جو اس بکری کو لایا تھا وہی اسے لے گیا۔

(الطبقات الکبری، ذکر علامات النبوۃ الخ، ج1، ص141، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی والعشرون، ج1، ص426، دارالنفائس، بیروت☆خصائص کبری، ج2، ص98، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پہاڑوں اور درختوں پر حکومت

حدیث: امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِی بَعْضِ نَوَاحِیھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَھُوَ یَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ)) ترجمہ: میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مکۃ المکرّمہ میں موجود تھا، ہم مکہ کے بعض مضافات کی طرف نکلے، تو راستے میں جو بھی پہاڑ اور درخت ملتا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ۔

(جامع الترمذی، باب فی آیات نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج6، ص25، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

اپنے مولا کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم

سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُولِہٖ)) ترجمہ: یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب، ج1، ص449، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، باب اجلاء الیہود من جزیرۃ العرب، ج2، ص94، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

زمین پر حکومت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِینَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُہُ . فَأَخْبَرَنِی أَبُو طَلْحَۃَ أَنَّہُ أَتَی الْأَرْضَ الَّتِی مَاتَ فِیھَا فَوَجَدَہُ مَنْبُوذًا فَقَالَ: مَا شَأْنُ ھٰذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْأَرْضُ۔ مُتَّفَق عَلَیْہِ)) ترجمہ: ایک شخص نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے وحی لکھا کرتا تھا، پھر اسلام سے پھر گیا (مرتد ہو گیا) اور مشرکین کے ساتھ مل گیا، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے لیے فرمایا: بے شک زمین اسے قبول نہیں کرے گی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اطلاع دی کہ وہ اس زمین (ملک) میں گئے جہاں وہ مرتد مرا تھا، تو انہوں نے اسے بغیر دفن ہوئے زمین کے اوپر پڑا پایا، پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے، لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفنایا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا، اس حدیث پاک کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1655، المکتب الاسلامی، بیروت)

کنکریوں پر حکومت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: ((وَفَدَ مُلُوكُ حَضْرَمَوْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ ، قَالُوا:يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ خَبأً فَمَا هُوَ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:سُبْحَانَ اللَّهِ،إِنَّمَا يفعل ذلك بالكاهن وإن الكاهن وَالْكِهَانَةَ فِي النَّارِ، قَالُوا:كَيْفَ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَقَالَ:هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَسَبَّحَ الْحَصَى فِي يَدِهِ فَقَالُوا:نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ)) ترجمہ:حضرموت کے کچھ سردار وفد کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے،ان میں اشعث بن قیس بھی تھے اور وہ ان میں سے سب سے چھوٹے تھے،ان لوگوں نے عرض کیا:اے ابوالقاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)!ہم نے آپ کے لیے کوئی چیز چھپائی ہوئی ہے،آپ بتائیں کہ وہ کیا ہے؟رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:سبحان اللہ،ایسا تو کاہنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے،کاہن اور کہانت جہنم میں ہے،انہوں نے عرض کیا:ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہتھیلی میں کنکریاں پکڑیں اور فرمایا:یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں،تو کنکریاں آپ کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھنے لگیں،حضرموت کے سردار یہ دیکھ کر بولے:ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوة لابی نعیم،الفصل الخامس عشر،ج 1،ص237،دارالنفائس،بیروت☆الخصائص الکبری،ذکر معجزاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی انواع الجمادات،ج 2،ص125،دارالکتب العلمیه،بیروت)

کنکریوں کی تسبیح

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((فَرَأَيْتُهُ

يَوْمًا جَالِسًا وَحْدَهُ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهُ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ عَنْ يَمِينِ عُمَرَ، وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ حَصَيَاتٍ، أَوْ قَالَ:تِسْعُ حَصَيَاتٍ، فَأَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي كَفِّهِ، فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرَسْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سمعت لهن حنينا كحنين النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرَسْنَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُمَرَ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرَسْنَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرَسْنَ،فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذِهِ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ)) ترجمہ:میں نے ایک دن دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیلے تشریف فرما ہیں،میں نے تنہائی کو غنیمت جانا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا،پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام عرض کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھ گئے،پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام کر کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے،پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام کر کے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے،اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سات یا نو کنکریاں رکھی ہوئی تھیں،آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی،پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں،پھر آپ نے ان کو پکڑا اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں

رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے ان کو پکڑا اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے ان کو پکڑا اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی تسبیح الحصیات فی کف، ج 6، ص64,65، دارالکتب العلمیہ، بیروت، الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی انواع الجمادات، ج 2، ص124,125، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

کھجوروں پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((تُوُفِّیَ أَبِی وَعَلَیْہِ دَیْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَی غُرَمَائِہِ أَنْ یَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَیْہِ، فَأَبَوْا وَلَمْ یَرَوْا أَنَّ فِیہِ وَفَاءً، فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لَہُ فَقَالَ: إِذَا جَدَدْتَہُ فَوَضَعْتَہُ فِی المِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَہُ أَبُو بَکْرٍ، وَ عُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَیْہِ، وَدَعَا بِالْبَرَکَۃِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَکَ، فَأَوْفِہِمْ، فَمَا تَرَکْتُ أَحَدًا لَہُ عَلَی أَبِی دَیْنٌ إِلَّا قَضَیْتُہُ، وَفَضَلَ ثَلاَثَۃَ عَشَرَ، وَسْقًا سَبْعَۃٌ عَجْوَۃٌ، وَسِتَّۃٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّۃٌ عَجْوَۃٌ، وَسَبْعَۃٌ لَوْنٌ فَوَافَیْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المَغْرِبَ، فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لَہُ، فَضَحِکَ، فَقَالَ: ائْتِ أَبَا بَکْرٍ، وَ عُمَرَ، فَأَخْبِرْہُمَا، فَقَالاَ: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَیَکُونُ ذَلِکَ)) ترجمہ: میرے والد

اس حال میں فوت ہوئے کہ ان پر قرض تھا، میں نے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ قرض کے بدلے کھجوریں لے لیں، انہوں نے انکار کیا کہ ان کے خیال میں ان سے تمام قرض ادا نہ ہوگا، پس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ عرض کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجوریں توڑ کر ان کو میدان میں رکھ لو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر بھی تھے، پس آپ کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھے اور برکت کی دعا فرمائی، پھر مجھے حکم کیا کہ قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو، پس میں نے اپنے والد کا تمام قرض ادا کر دیا پھر بھی ان کھجوروں میں سے تیرہ وسق کھجوریں (سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون بچ گئیں یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون) بچ گئیں، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور سارا معاملہ عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر کو بھی اس کی خبر دو، پس میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ساتھ یہ معاملہ کیا تو ہم نے اسی وقت جان لیا کہ تمہارا معاملہ حل ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری، باب الصلح بین الغرماء واصحاب المیراث، ج3، ص187، دارطوق النجاۃ)

پتھروں اور کھانے پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((إِنَّا یَوْمَ الخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیدَۃٌ فَجَاءُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ہَذِہِ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الخَنْدَقِ، فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَۃَ أَیَّامٍ لاَ نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ کَثِیبًا أَہْیَلَ، أَوْ أَہْیَمَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللَّہِ، ائْذَنْ لِی

إِلَى البَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي :رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ:عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ العَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالبُرْمَةُ بَيْنَ الأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ:طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ، قَالَ :كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ:كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ:قُلْ لَهَا:لاَ تَنْزِعِ البُرْمَةَ، وَلاَ الخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ، فَقَالَ:قُومُوا،فَقَامَ المُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ:وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ:هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ:نَعَمْ، فَقَالَ:ادْخُلُوا وَلاَ تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ البُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ :كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ)) ترجمہ: ہم یومِ خندق خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آگئی ،لوگ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق کھودنے کے دوران ایک سخت چٹان آگئی ہے، فرمایا: میں اترتا ہوں، پھر کھڑے ہوئے اس حال میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین دن سے کچھ نہیں چکھا تھا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھاوڑا لے کر مارا تو چٹان ریت کی طرح بکھر گئی، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے ، میں نے گھر آکر اپنی بیوی سے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے، کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس جَو اور ایک سال

سے کم عمر بکری کا بچہ ہے، میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور اس نے جو کو پیسا، ہم نے گوشت کو ہانڈی میں ڈال دیا، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوا کہ آٹا گوندھا جاچکا تھا اور ہانڈی چولہے پر تھی جو کہ پکنے کے قریب تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ اور ایک دو اور آدمی چلیں ،دریافت فرمایا کتنا ہے؟ تو میں نے (جتنا تھا اتنا) بتا دیا، فرمایا: بہت ہے اور اچھا ہے، پھر فرمایا اپنی بیوی سے کہو کہ ہانڈی چولہے سے نہ اتارے اور روٹی تنور سے نہ نکالے یہاں تک کہ میں آجاؤں ،اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ چلو، تو مہاجرین اور انصار ساتھ آگئے ،حضرت جابر جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کہا کہ تیرے لئے خرابی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین، انصار اور کئی صحابہ کے ساتھ آرہے ہیں، بیوی نے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پوچھا تھا (کہ کھانا کتنا ہے؟) میں نے کہا کہ ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندر چلو اور بھیڑ مت کرنا، پھر روٹی توڑی جاتی اور اس پر گوشت ڈالا جاتا، جب ہانڈی اور تنور میں سے لیا جاتا تو ان کو ڈھک دیا جاتا، اور پھر اصحاب کے قریب کیا جاتا اور دوبارہ نکالا جاتا، اسی طرح روٹی توڑتے رہے اور سالن نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام سیراب ہوگئے اور اس میں سے باقی بھی بچ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے کہا کہ اسے خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی کرو کہ لوگوں کو بھوک پہنچی ہے۔

(صحیح بخاری،باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب ج5،ص108،دارطوق النجاۃ)

حدیث :حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((لَمَّا حُفِرَ الخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ :هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ

إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:اَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ.فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ :بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ :قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ:ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ)) ترجمہ: جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی وجہ سے دبلا محسوس کیا تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ بے شک آج میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے، پس اس نے ایک برتن نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا، میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا، میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہوگئی تو اس نے گوشت دیگچی میں ڈالا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجتے ہوئے کہا کہ مجھے رسول اللہ اور ان کے اصحاب کے سامنے رسوا نہ کرنا (یعنی کھانے کی مقدار کے مطابق لوگوں کو لانا)، پس میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سرگوشی میں عرض کیا کہ ہم نے

ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں جو ہمارے پاس تھے، آپ اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ چلیں (اور کھانا کھالیں)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بلند آواز سے پکارا: اے اہلِ خندق تمہارے لئے جابر نے کھانا بنایا ہے، پس سب چلو! اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ جب تک میں نہ آجاؤں اس وقت تک ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹیاں مت بنانا، پھر میں آگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر صحابہ کے ساتھ سب سے آگے آگے میرے گھر کی طرف آرہے تھے، جب میں اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ تیرے لئے ایسا ایسا ہو (یعنی میں نے تو تجھے تھوڑے لوگ لانے کا کہا تھا)، آپ نے فرمایا: میں نے وہی عرض کیا تھا جو تو نے کہا تھا، پھر میری بیوی نے گوندھا ہوا آٹا نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بھی لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر میری بیوی کو بلایا اور کہا کہ روٹیاں پکانے والیوں کو بلاؤ کہ تیرے ساتھ روٹیاں پکائیں اور ہانڈی میں سے نکالو لیکن اس کو نیچے نہ اتارو، اور اس وقت کھانا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی، اللہ کی قسم سب نے کھایا اور کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی اسی طرح ابل رہی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پکائی جارہی تھی اور وہ اسی طرح تھا۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب، ج5، ص108، دارطوق النجاۃ)☆(صحیح مسلم، باب جواز استتباعہ غیرہ الی دارمن یثق برضاہ بذلك، ج3، ص1610، داراحیاء التراث العربی)

بکری زندہ ہوگئی

حدیث: ایک روایت میں اتنا زائد ہے: ((وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:کُلُوا وَلَا تَکْسِرُوا عَظْمًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ الْعِظَامَ فِي وَسَطِ الْجَفْنَةِ فَوَضَعَ یَدَهُ عَلَیْهَا ثُمَّ تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا أَنِّي أَرَی شَفَتَیْهِ تَتَحَرَّکَانِ فَإِذَا الشَّاةُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ أُذُنَیْهَا فَقَالَ لِي:خُذْ شَاتَكَ یَا جَابِرُ، بَارَكَ اللّٰهُ لك فِیهَا فَأَخَذْتُهَا وَمَضَیْتُ ,وَإِنَّهَا لَتُنَازِعُنِي أُذُنَهَا حَتَّی أَتَیْتُ بِهَا الْبَیْتَ، فَقَالَتْ لِيَ الْمَرْأَةُ :مَا هٰذِهِ یَا جَابِرُ؟ قُلْتُ:وَاللّٰهِ شَاتُنَا الَّتِي ذَبَحْنَاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، دَعَا اللّٰهَ فَأَحْیَاهَا، قَالَتْ:أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو پھر آپ نے برتن کے درمیان میں ہڈیاں جمع فرمائیں، ان پر ہاتھ رکھا اور کچھ پڑھا جسے میں سن نہ سکا ہاں میں نے آپ کے ہونٹوں کو حرکت کرتے دیکھا تو بکری کان جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوگئی، حضور انور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر اپنی بکری پکڑ لو اللہ عزوجل تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے لہذا میں نے اسے لیا اور اس حال میں چل دیا کہ اس کے کان مجھ سے ٹکرا رہے تھے حتی کہ میں گھر آگیا، مجھے میری بیوی نے کہا کہ اے جابر یہ کیا ہے؟ میں نے کہا بخدا یہ وہی بکری ہے جسے ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے لئے ذبح کیا تھا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ فرما دیا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوة لابی نعیم، القول فیمااوتی عیسیٰ علیه السلام، ج 1، ص616، دارالنفائس، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، ج2، ص112، دارالکتب العلمیه، بیروت)

حضرت جابر کے بیٹوں کو زندہ فرمایا

علامہ عمر بن احمد الخرپوتی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں مزید یہ بھی ہے

کہ ((فدعا رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لهما بالحیاة فاحیاهما الله تعالیٰ فقاما واكلا معه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹوں کے زندہ ہونے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرما دیا، وہ دونوں اٹھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

(شرح خرپوتی علی البرده، ص92، نورمحمد اصح المطالع کارخانه تجارت کتب، کراچی)

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

بچی کو زندہ فرمادیا

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((أَتَی رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ طَرَحَ بُنَیَّةً لَهُ فِي وَادِي كَذَا فَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَی الْوَادِي وَنَادَاهَا بِاسْمِهَا یَا فُلَانَةُ أَجِیبِي بِإِذْنِ اللّٰهِ فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَقُولُ:لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ. فَقَالَ لَهَا:إِنَّ أَبَوَیْكِ قَدْ أَسْلَمَا، فَإِنْ أَحْبَبْتِ أَنْ أَرُدَّكِ عَلَیْهِمَا قَالَتْ:لَا حَاجَةَ لِي فِیهِمَا وَجَدْتُ اللّٰهَ خَیْرًا لی منهما)) ترجمہ: ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آ کر ذکر کیا کہ اس نے اپنی چھوٹی بچی کو فلاں وادی میں پھینکا ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ اس وادی کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے اس بچی کا نام لے پکارا: اے فلانہ! اللہ کے اذن سے میرا جواب دے، وہ بچی لبیك وسعدیك کہتی ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی، آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے اس سے فرمایا: تیرے والدین مسلمان ہو چکے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا دوں، وہ بولی: مجھے ان میں کوئی حاجت نہیں میں نے اپنے رب کے ہاں ان سے زیادہ بھلائی پائی ہے۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم، ج1، ص614، دارالفیحاء، عمان)

لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

پہاڑوں پر حکومت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین احد پہاڑ پر چڑھے، پہاڑ حرکت کرنے لگا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہاڑ پر پاؤں مبارک مار کر فرمایا: اے احد! ٹھہر جا، کہ تیرے اوپر ایک نبی، صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(صحیح بخاری، باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 5، ص 15، دار طوق النجاۃ)☆(صحیح بخاری، کتاب المناقب، ج 1، ص 519، قدیمی کتب خان، کراچی)

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

درختوں پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ، فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ

بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَاءَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا، قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ)) ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں چمڑے کے ایک تھیلے میں پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آڑ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر، وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہو گیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ اسی درخت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو گیا، حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے تم دونوں جڑ جاؤ، پس وہ دونوں درخت جڑ گئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس خیال سے نکلا اور اس جگہ سے ہٹ گیا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قرب کو محسوس

نہ فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہو گئے۔ میں بیٹھا ہوا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا کہ میں نے اچانک دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت الگ الگ ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم، باب حدیث جابر الطویل الخ، ج4، ص2306، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

درخت قدموں میں

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: إِلَى أَهْلِي قَالَ: هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا)) ترجمہ: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا جب وہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا اپنے اہل کی طرف جانے کا، آپ نے فرمایا: کیا تجھے بھلائی کی بات میں رغبت ہے؟ اس نے کہا: وہ کیا ہے، فرمایا: تُو گواہی دے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اس نے کہا: جو آپ نے فرمایا اس پر کون گواہ ہے؟ حضور انور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس درخت کو بلایا اور وہ میدان کے کنارے پر تھا، پس وہ درخت زمین چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کھڑا

ہوا، حضور نے تین بار اس سے گواہی طلب کی، تو اس نے تین بار گواہی دی جس طرح آپ نے فرمایا تھا، پھر وہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا۔

(سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ به نبیه صلی الله علیه وسلم، ج1، ص166، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب☆مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، ج3، ص1666، المکتب الاسلامی، بیروت)

اے بلا بے خردی کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو اگر اس کو درکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

درخت کا آنا اور جانا

حدیث: حضرت بُرَیدَۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((سَأَلَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَقَالَ لَهُ: قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكِ قَالَ: فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفِهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا ثُمَّ جَاءَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتَّى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ إِلَى مَنْبَتِهَا. فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاسْتَوَتْ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ ائْذَنْ لِي أَسْجُدْ لَكَ. قَالَ: لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ. فأذن له.)) ترجمہ: ایک اعرابی نے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا: اس درخت سے جا کر کہو کہ تمہیں اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلاتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ درخت اپنے دائیں، بائیں اور آگے، پیچھے جھکا تو اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین پھاڑتا، اپنی جڑیں کھینچتا اور غبار اڑاتا ہوا حاضر بارگاہِ رسالت ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا

: ''السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ'' اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اعرابی نے عرض کی: اسے حکم دیجئے کہ اپنی جگہ واپس چلا جائے، تو درخت واپس چلا گیا اس کی جڑیں اپنی حالت پہ آگئیں اور زمین برابر ہوگئی، اعرابی نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کو سجدہ کروں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ (اللہ کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اعرابی نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دوں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کی اجازت دی۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل السادس عشر فی کلام الشجر، ج1، ص574، دار الفیحاء، عمان)

کھجور کے خوشہ پر حکومت

حدیث: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا العِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الأَعْرَابِيُّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ)) ترجمہ: ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں کیسے جان لوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے خوشے کو بلاؤں تو کیا تو اس بات کی شہادت دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا تو وہ درخت سے اتر کر آپ کے پاس آکر گر گیا، پھر آپ نے اسے کہا کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جا، تو وہ واپس چلا گیا، (یہ دیکھ کر) اعرابی ایمان لے آیا۔ یہ حدیث پاک حسن غریب صحیح ہے۔

(جامع ترمذی، ج5، ص594، مصطفی البابی، مصر)

کھجور کے تنے پر حکومت

حدیث: منبر بننے سے پہلے سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر بن گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ)) ترجمہ: جب جمعہ کا دن آیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس منبر پر رونق افروز ہوئے، تو جس کھجور کے تنے کے پاس آپ خطبہ دیتے تھے اس نے چیخنا شروع کر دیا حتی کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اترے اور اس کو پکڑ کر اپنے ساتھ ملا لیا تو وہ ایسے بچے کی طرح کراہنے لگا جسے چپ کرایا جائے، تا آنکہ اس نے قرار پکڑ لیا۔

(صحیح بخاری، باب النجار، ج3، ص61، دار طوق النجاۃ)

مالک جنت نے جنت کا اختیار دے دیا

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يخْطب إِلَى جذع فَاتخذ لَهُ منبرا فَلَمَّا فَارق الْجذع وَعمد إِلَى الْمِنْبَر الَّذِي صنع لَهُ جزع الْجذع فحن كَمَا تحن النَّاقة فَرجع النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوضع يَده عَلَيْهِ وَقَالَ: اخْتَرْ أَنْ أَغرسكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ، فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيونِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ، وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ، فَسمع النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُول لَهُ نعم فَسئلَ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَار أَن أغرسه فِي الْجنَّة)) ترجمہ: نبی محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک

کھجور کے تنے کے ساتھ خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب آپ نے اس منبر کا قصد فرمایا اس تنے نے آہ وفغاں شروع کر دی اور یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے تو نبی رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پلٹے اور اس تنے پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا تجھے اختیار ہے چاہے تو تجھے اسی جگہ اگادوں جہاں تو تھا اور اگر تو چاہے تو تجھے میں جنت میں اگادوں تو جنت کی نہروں اور چشموں کا پانی پیئے اور تیرا پھل خدا تعالیٰ کے دوست کھائیں، تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے ہاں کہتے سنا، پھر نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے استفسار ہوا تو فرمایا کہ اس نے جنت میں اگنا پسند کیا ہے۔

(سنن دارمی، باب ما اکرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص178، دار المغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ خصائص کبری، ذکر معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص126، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

درخت اور پتھر سجدے میں

حدیث: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ: وَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: وَمَا عِلْمُكَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ شَرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا تَسْجُدُ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا ثُمَّ

أَتَاهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَعِيَّةِ الْإِبِلِ قَالَ: أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ قَالَ: انْظُرُوا إِلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا تَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِسَبْعَةِ نَفَرٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا: جِئْنَا فَإِنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ نَاسٌ وَإِنَّا بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِهِ هَذَا، فَقَالَ لَهُمُ الرَّاهِبُ: هَلْ خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالُوا: إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ فَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَهُ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَبَايَعُوهُ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ: فَأَتَاهُمُ الرَّاهِبُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ)) ترجمہ: ابوطالب ملک شام کے سفر پہ نکلے تو شیوخ قریش کے ہمراہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی آپ کے ساتھ ہولئے، جب یہ لوگ بحیرا راہب کے پاس پہنچے، پڑاؤ کیا پھر کوچ کرنے کے لئے اپنی سواریاں موڑیں تو راہب ان کے پاس آ گیا حالانکہ اس سے قبل بھی یہ لوگ یہاں سے گزرتے تھے لیکن راہب کبھی ان کے پاس نہ آیا تھا اور نہ ہی وہ ان کی پرواہ کرتا تھا، راوی کہتے ہیں: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اتر گئے، راہب سب کو چیرتا ہوا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ ہیں سارے جہانوں کے سردار، یہ ہیں رب العالمین کے رسول، ان کو اللہ تعالیٰ سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث

فرمائے گا، یہ سن کر قریش کے شیوخ نے پوچھا اے بحیرا تجھے اس کا علم کیسے ہوگیا؟ اس نے کہا جب تم گھاٹی پر چڑھ رہے تھے تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا سارے درخت اور سارے پتھر ان کو سجدہ کررہے تھے اور یہ چیزیں صرف نبیوں کو ہی سجدہ کرتی ہیں نیز میں نے ان کے کندھے کی ہڈی کے نیچے موجود سیب کی مانند مہر نبوت سے ان کو پہچانا ہے پھر وہ راہب واپس گیا اور کھانا تیار کر کے ان کے پاس آیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اونٹوں کے جھنڈ میں تھے، راہب نے کہا ان کی طرف کسی کو بلانے بھیجو، پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے تو ایک بادل آپ کے سر پہ سایہ کئے ہوئے تھا، راہب نے لوگوں سے کہا: ان کی طرف دیکھو بادل ان پہ سایہ کئے ہوئے ہے ، جب رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لوگوں سے قریب ہوئے تو آپ نے ان کو درخت کے سائے میں بیٹھے پایا اب آپ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف مائل ہوگیا، راہب نے لوگوں سے کہا: دیکھو! سایہ ان کی طرف مائل ہوگیا ہے، جب حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان میں کھڑے تھے اور وہ راہب ان لوگوں کو قسم دے رہا تھا کہ تم انہیں روم کی طرف مت لے جاؤ ورنہ اہل روم نے انہیں دیکھ کر ان کی صفات سے پہچان لیا تو ان کو قتل کردیں گے، تو راہب نے روم سے آنے والے سات آدمیوں کا گروہ دیکھا اور ان کا استقبال کیا پھر ان سے پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں لائی؟ وہ بولے: اس ماہ میں یہ نبی ظاہر ہونے والے ہیں پس ہر راستے پر لوگ بھیجے گئے ہیں اور ہمیں اس راہ پہ بھیجا گیا ہے، راہب نے ان سے کہا: کیا تم اپنے سے بہتر کسی شخص کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ بولے: نہیں، ہمیں نبی کے ظاہر ہونے کی خبر ملی تو ہم تیرے اس راستے پر بھیجے گئے، راہب نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالی کسی کام کا فیصلہ کر دے تو لوگوں میں سے کوئی اسے رد کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راہب

بولا، پھر اس نبی کی بیعت کرلو، تو انہوں نے حضور کی بیعت کی اور آپ کے پاس ٹھہر گئے، راوی کہتے ہیں پھر راہب قوم کے پاس آیا اور بولا: تمہارا ولی (سردار) کون ہے، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (کہ انہیں روم کی طرف مت لے جانا)، ابو طالب کہتے ہیں وہ ہمیں برابر قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ہم نے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو واپس روانہ کیا اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و بلال رضی اللہ تعالی عنہما کو بھیجا، اور راہب نے روٹی اور زیتون زادراہ کے طور پہ آپ کو پیش کیا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، ومن كتاب آيات رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج 2، ص672، دارالكتب العلميه، بيروت☆ جامع الترمذى، باب ماجاء بدء نبوة النبى صلى الله عليه وسلم، ج 6، ص19، دارالغرب الاسلامى، بيروت☆ مشكوة المصابيح، ج 3، ص1663، المكتب الاسلامى، بيروت)

امام حاکم فرماتے ہیں: "هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ" ترجمہ: یہ حدیث پاک شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے، انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، ومن كتاب آيات رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج2، ص672، دارالكتب العلميه، بيروت)

لکڑی تلوار بن گئی

حدیث: حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انْقَطَعَ سَيْفِي فِي يَوْمِ بَدْرٍ، فأعطاني رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عُودًا، فَإِذَا هُوَ سَيْفٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ، فَقَاتَلْتُ بِهِ حَتَّى هَزَمَ اللهُ الْمُشْرِكِينَ -فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ)) ترجمہ: غزوۂ بدر کے دن میری تلوار ٹوٹ گئی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے ایک لکڑی عطا فرمائی تو وہ سفید رنگ کی لمبی تلوار بن گئی، جس کے ساتھ میں لڑتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔ وہ تلوار مرتے دم

تک حضرت عکاشہ کے پاس رہی۔

(مغازی الواقدی، بدرالقتال، ج 1، ص 93، دارالاعلمی، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماذکر فی المغازی الخ، ج 3، ص 99، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر المعجزات الواقعة فی الغزوات، ج 1، ص 338، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سردی پر حکومت

حدیث: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اَذَّنْتُ الصُّبْحَ فِی لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ یَأْتِ أَحَدٌ ثُمَّ أَذَّنْتُ فَلَمْ یَأْتِ أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا شَأْنُهُمْ یَا بِلَالُ؟ قَالَ: قُلْتُ: کَبَدَهُمُ الْبَرْدُ بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اکْسِرْ عَنْهُمُ الْبَرْدَ قَالَ بِلَالٌ: فَلَقَدْ رَأَیْتُهُمْ یَتَرَوَّحُونَ))

ترجمہ: میں نے ایک سرد رات میں صبح کی اذان دی تو کوئی (نماز کے لئے) نہ آیا، میں نے پھر اذان کہی، پھر کوئی نہ آیا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے بلال کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ٹھنڈ نے انہیں مشقت میں ڈال دیا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا کی ''یا اللہ ان سے سردی کو ختم کر دے'' حضرت بلال کہتے ہیں (اس دعا کے بعد) میں نے دیکھا کہ لوگ پنکھے سے ہوا لے رہے ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماروی فی دعاء ہ باذہاب البرد، ج 6، ص 224، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، دعاء ہ باذہاب البرد، ج 1، ص 464، دارالنفائس، بیروت ☆ مجمع الزوائد، باب التشدید فی ترک الجماعة، ج 2، ص 41، مکتبة القدسی، القاہرہ ☆ سیرت حلبیہ، باب ذکر نبذ من معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 3، ص 395، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 121، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گرمی سردی پر حکومت

حدیث: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انہ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دعا له بقوله: اللهُمَّ اکْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ، قال علی کرم الله وجهه: فَمَا وَجَدْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الیوم لَا حَرًّا ولا بَرْدًا، أی فکان یلبس فی الحر الشدید القباء المحشو الثخین، ویلبس فی البرد الشدید الثوبین الخفیفین))

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی ''یا اللہ اسے سردی اور گرمی سے مستغنی فرما دے'' حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اس روز کے بعد نہ مجھے کبھی گرمی لگی نہ سردی، یعنی آپ سخت گرمی میں موٹی قبا پہن لیا کرتے اور سخت سردی میں دو خفیف سے کپڑے پہن لیا کرتے۔

(سیرت حلبیہ، غزوۂ خیبر، ج 3، ص 53، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، دعاء ہ باذہاب البرد، ج 1، ص 463، دارالنفائس، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی بعث السرایا الی حصون، ج 4، ص 212، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ابوطالب کے عذاب میں کمی کردی

حدیث: سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا، فرمایا ((نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِی غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ، فَأَخْرَجْتُهُ إِلَی ضَحْضَاحٍ)) ترجمہ: جی ہاں! میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو اسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔

(صحیح البخاری، باب بنیان الکعبہ، قصہ ابی طالب، ج 1، ص 548، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب، ج 1، ص 115، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆ (مسند احمد بن حنبل، عن عباس رضی اللہ عنہ، ج 1، ص 206,207، المکتب الاسلامی، بیروت)

ایک اور روایت میں ہے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ((هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ)) ترجمہ: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا

((نَعَمْ، أَخْرَجْتُهُ مِنْ غَمْرَةِ جَهَنَّمَ إِلَى ضَحْضَاحٍ مِنْهَا)) ترجمہ: جی ہاں! میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

(مسند ابی یعلی ،عن جابر رضی اللہ عنہ ،ج2،ص399،مؤسسۃعلوم القرآن ،بیروت)☆(الکامل لابن عدی، ترجمہ اسمٰعیل بن مجاہد،ج 1،ص313، دارالفکر، بیروت)☆(مجمع الزوائد،کتاب صفۃ النار، تفاوت اہل فی العذاب،ج10،ص395، دارالکتاب العربی ،بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ”وہابی صاحبو! مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں کہ اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا اسے میں نکال لایا۔ اورتم حضور کو مسلمانوں کے لیے بھی دافع البلاء نہیں مانتے ، یہ تمہارا ایمان ہے۔ مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف ،قدرتیں ،اختیار دیکھیں ، دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں انکے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں۔ ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے ،جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے ، یہ وہی پیارا ہے جس کی عزت وجاہت جس کی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اسے دلا دیئے۔

(فتاوی رضویہ،ج30،ص476،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

تیرا پیٹ کبھی درد نہیں کرے گا

حدیث: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفَخَّارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ قُومِي إِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكِ بَعْدَهُ أَبَدًا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رات کو گھر کے کونے میں رکھے ہوئے پکی مٹی کے ایک برتن کی طرف اٹھے، آپ نے اس میں بول مبارک فرمایا، پھر میں اٹھی مجھے پیاس لگی ہوئی تھی برتن میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا اور مجھے معلوم نہیں تھا جب صبح ہوئی تو نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ام ایمن اس برتن کی طرف جاؤ اوراس میں جو کچھ ہے بہادو، میں نے عرض کی: بخدا میں نے تو اسے پی لیا، راوی کہتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں اور فرمایا: تجھے کبھی پیٹ کا درد نہیں ہوگا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر ام ایمن مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 4، ص70،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆دلائل النبوۃ لابی نعیم،بولہ وغائطہ،ج 1،ص444، دارالنفائس،بیروت☆مواہب اللدنیہ،الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ،ج 2،ص93، المکتبۃ التوفیقیہ،مصر)

سیرت حلبیہ میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((لا تلج النار بطنك)) ترجمہ: تیرے پیٹ کو آگ نہیں چھوئے گی۔

(سیرت حلبیہ،غزوہ احد،ج2،ص319،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

عزت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگی

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي)) ترجمہ: میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے، اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے، اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہوں گے، اور میں ان کا شفیع

ہوں جب وہ محبوس ہوں گے، اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوں گے، عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا، اور میں تمام بنی آدم سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک عزت والا ہوں۔

(سنن الدارمی ،باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الفضل ،ج 1،ص30، دارالمحاسن للطباعۃ، القاہرہ)☆(مشکوٰۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین،ص 514، قدیمی کتب خانہ، کراچی☆جامع ترمذی،باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج6،ص9، دارالغرب الاسلامی،بیروت)

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ **اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں** ”والحمدللہ رب العالمین ،شکر اس کریم کا جس نے عزت دینا اس دن کے کاموں کا اختیار پیارے رؤف ورحیم کے ہاتھ میں رکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس لئے شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مدارج شریف میں فرماتے ہیں** ”دراں روز ظاہر گردد کہ وے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نائب مالک یوم الدین ست روز روز اوست وحکم حکم او بحکم رب العالمین “اس دن ظاہر ہو جائے گا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک یوم دین کے نائب ہیں۔ وہ دن آپ کا ہوگا اور اس میں رب العالمین کے حکم سے آپ کا حکم چلے گا۔

(فتاوی رضویہ،ج30،ص431،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشر ہیں

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((إِنَّ لِی أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِی الَّذِی یَمْحُو اللَّهُ بِیَ الْکُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی

یُحْشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی)) ترجمہ: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی یعنی کفر وشرک کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں کہ میرے قدموں پر تمام لوگوں کا حشر ہوگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری ،کتاب التفسیر ،سورۃ الصف،ج 2،ص727، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج 2،ص261، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(الشمائل مع سنن الترمذی ،باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،ج5،ص572،حدیث دارالفکر، بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل ،عن جبیربن مطعم،ج 4،ص84، المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(مؤطا لامام مالک ،ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ص 737، میر محمد کتب خانہ ،کراچی)☆(الطبقات الکبری ،ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1،ص105،دارصادر، بیروت)☆(المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ ،ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج 2،ص604، دارالفکر،بیروت)☆(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،ج 1،ص152، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں** ”اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں اپنے قدموں پر خلائق کو حشر دوں گا۔ تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں بھی تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا، خدا کی شان، تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں، تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں کہ موجبہ کلیہ کو اس کا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے، ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لیے نہیں ہو سکتی، دفع بلا یا سماع ندا یا فریاد کو پہنچنا یا مراد کا دینا وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی

سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔''

(فتاوی رضویہ،ج30،ص473،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

جنتی خوشہ کو پکڑلیا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں((خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ:إِنِّي أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک دور میں سورج کو گہن لگا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم نے دیکھا کہ آپ اپنے مقام پر کھڑے ہوکر کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا، مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ پکڑا، اگر میں اس کو لے آتا تو تم اسے دنیا کے باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری،باب رفع البصر الی الامام فی الصلوۃ،ج1، ص150،دارطوق النجاۃ)

تم سفینہ ہو

حدیث: حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:((انه قيل لَهُ مَا اسْمك قَالَ سماني رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفينة قيل وَلم قَالَ خرج وَمَعَهُ أَصْحَابه فثقل عَلَيْهِم مَتَاعهمْ فَقَالَ لي ابْسُطْ كساءك فبسطته فجعلوا فِيهِ مَتَاعهمْ فَحَمَلُوهُ عَلَيّ فَقَالَ احْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْت سفينة فَلَو حملت من يَوْمئِذٍ وقر أَو بعير أَو بَعِيرَيْنِ أَو ثَلَاثَة أَو أَرْبَعَة أَو خَمْسَة أَو سِتَّة أَو سَبْعَة مَا ثقل عَلَيّ)) ترجمہ: ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے میرا نام سفینہ رکھا ہے، پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کے ساتھ (کسی کام سے) نکلے تو ان کا سامان ان پر گراں ہوگیا، حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا بچھاؤ، میں نے بچھایا تو ان سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا پھر اسے مجھ پہ لاد دیا، نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، اٹھاؤ کہ تم سفینہ ہو، پس اس روز سے میں بھاری بوجھ اٹھاؤں یا ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ یا سات اونٹ (کا وزن) اٹھاؤں، مجھ پر گراں نہیں۔

(مسند احمدبن حنبل،حدیث ابی عبد الرحمن سفینۃ،ج 36،ص256،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆ دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی معجزۃ اخری،ج6،ص47،دارالکتب العلمیہ،بیروت ☆ المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج 3، ص701،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆الخصائص الکبری،ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج2،ص121،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

امام حاکم نے حدیث پاک کے تحت لکھا: ''صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ''
ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے (مگر) امام بخاری ومسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج 3، ص701،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج3،ص701،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

تجھے استطاعت نہ ہو

حدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ:

فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ)) ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، تو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ، اس نے (براہ تکبر) کہا کہ میں اس کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے فرمایا: تجھے اس کی استطاعت ہی نہ ہو، اسے تکبر ہی نے روکا تھا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کا (دایاں) ہاتھ اس کے منہ کی طرف نہ اٹھ سکا۔

(صحیح مسلم، باب آداب الطعام، ج 3، ص1599، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ مسند احمد بن حنبل، حدیث سلمہ بن اکوع، ج 27، ص25، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج 3، ص1657، المکتب الاسلامی، بیروت)

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آج رات ہوا چلے گی

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ)) ترجمہ: آج رات بہت شدید ہوا چلے گی پس تم میں سے کوئی بھی اس رات میں نہ اٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے پھر تیز ہوا چلی تو ایک شخص اٹھا، ہوا نے اسے اٹھا لیا حتی کہ کوہِ طی پر گرایا۔

(صحیح مسلم، باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 4، ص1785، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1662، المکتب الاسلامی، بیروت)

تو ایسا ہی ہوجا

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ الحكم بن أبي الْعَاص يجلس إِلَى النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم

فَإِذا تكلم النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم اختلج بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم كن كَذَلِك فَلم يزل يختلج حَتَّى مَات)) ترجمہ: حکیم بن ابی العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ایسے ہی ہوجا، تو اس کا منہ ہمیشہ ٹیڑھا ہی رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، من کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص678، دار کتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء ہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص239، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص132، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام حاکم اس حدیث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: "هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ" ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے، اور بخاری و مسلم نے اسے تخریج نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، من کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص678، دار کتب العلمیہ، بیروت)

جب بھی کوئی شے سنی حفظ کرلی

حدیث: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوءَ حِفْظِي لِلْقُرْآنِ قَالَ: ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، ادْنُ مِنِّي يَا عُثْمَانُ. ثُمَّ تَفَلَ فِي فَمِي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ اخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ. قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ شَيْئًا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا حَفِظْتُهُ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنے حفظ قرآن کے بھولنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، (اور فرمایا) اے عثمان میرے قریب

آؤ، پھر حضور نے میرے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور میرے سینے پہ ہاتھ رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے کندھوں کے درمیان پائی، پھر آپ نے فرمایا: اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا، حضرت عثمان کہتے ہیں اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی شے سنی حفظ کر لی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، باب دعاء ہ بطرد الشیطان، ج 1، ص 466، دارالنفائس، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب تعلیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 307، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ مجمع الزوائد، باب ادب الحیوانات معہ، ج 9، ص 3، مکتبۃ القدسی، القاہرہ ☆ الخصائص الکبری، ذکر المعجزات التی وقعت الخ، ج 2، ص 24، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مرتے دم تک شکایت نہ ہوئی

حدیث: حضرت جرہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ((انہُ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ طَعَامٌ، فَأَدْنَی جَرْهَدٌ یَدَہُ الشِّمَالَ لِیَأْکُلَ، وَکَانَتِ الْیُمْنَی مُصَابَۃً، فَقَالَ :کُلْ بِالْیَمِینِ، فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّھَا مُصَابَۃٌ، فَنَفَثَ عَلَیْھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَمَا شَکَی حَتَّی مَاتَ)) ترجمہ: آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے کھانا رکھا تھا، حضرت جرہد کے داہنے ہاتھ میں مرض تھا اس لئے انہوں نے کھانے کے لئے بایاں ہاتھ قریب کیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: داہنے ہاتھ سے کھاؤ، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس میں مرض ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس پر دم فرمایا تو تا مرگ ان کو اس ہاتھ سے شکایت نہ ہوئی۔

(المعجم الکبیر، جرہد الاسلمی، ج 2، ص 273، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 117، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پاگل عقل مند ہوگیا

حدیث: حضرت وازع سے مروی ہے کہ ((انہ انطلق إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَہُ مَجْنُونٍ فَمسح وَجھہ ودعا لَہُ فَلم یکن فِی الْوَفْد أحد بعد دَعْوَۃ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَعقل مِنْہُ)) ترجمہ: آپ اپنے مجنون (پاگل) بیٹے کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس لائے تو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے چہرے پہ دستِ مبارک پھیرا اور اس کے لئے دعا فرمائی نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دعا کے بعد وفد میں اس لڑکے سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں تھا۔

(الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 117، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سینے پر ہاتھ پھیرا تو

حدیث: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ((انَّ امْرَأَۃً جَاءَتْ بِوَلَدِھَا إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:یَا رَسُولَ اللّٰہِ، إِنَّ بِہِ لَمَمًا، وَإِنَّہُ یَأْخُذُہُ عِنْدَ طَعَامِنَا، فَیُفْسِدُ عَلَیْنَا طَعَامَنَا، قَالَ:فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدْرَہُ وَدَعَا لَہُ، فَثَعَّ ثَعَّۃً، فَخَرَجَ مِنْ فِیہِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ، فَشُفِیَ)) ترجمہ: ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس لائی اور بولی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اسے جن کا اثر ہے، ہمارے کھانے کے وقت جن اسے پکڑ لیتا ہے اور ہمارے کھانے کو فاسد کر دیتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے سینے پہ ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی تو اس نے ایک قے کی اور اس کے منہ سے سیاہ رنگ کے چھوٹے کتے کی مانند کوئی چیز نکلی، تو اسے شفا ہوگئی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، ج 4، ص 37، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ☆ سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ بہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص 170، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثانی، ج 3، ص 1665، المکتب الاسلامی، بیروت)

شفا،جوانی،نیکی اور شھادت

حدیث :حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے:((ان امْرأَۃ جَاءت بابْن لَھَا إلَی رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَت ھَذَا ابْنی وَقد أُتِی عَلَیْه کَذَا وَکَذَا وَھُوَ کَمَا تری فَادع الله أَن یمیته فَقَالَ أدع الله أَن یشفیه ویشب وَیکون رجلا صَالحا فَیُقَاتل فِی سَبِیل الله فَیقتل فَیدْخل الْجنَّة فَدَعَا الله فشفاہ الله وشب وَکَانَ رجلا صَالحا فقاتل فِی سَبِیل الله فقتل)) ترجمہ: ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر لائی اور عرض کرنے لگی جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میرے اس بیٹے کو فلاں فلاں مرض ہے، آپ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ اسے موت دے دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالی سے دعا کروں گا کہ اسے شفا عطا فرمائے، جوانی عطا کرے اور یہ ایک نیک شخص ہو، راہ خدا میں جہاد کر کے شہادت پائے اور جنت میں داخل ہو۔ پھر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ تعالی نے اسے شفا دی، جوانی عطا کی اور وہ ایک نیک شخص ہوا، اس نے راہ خدا میں جہاد کیا اور شہادت پائی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی دعاءہ،ج 6،ص182،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆الخصائص الکبری،ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات،ج2،ص117،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

امام بیہقی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:''ھذا مرسل جید''
ترجمہ: یہ جید مرسل ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی دعاءہ،ج6،ص182،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

اس کی عقل عام لوگوں کی سی نہیں

حدیث :حضرت ام جندب رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:((رَأَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِی یَوْمَ

النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، وَمَعَهَا صَبِیٌّ لَهَا بِهِ بَلَاءٌ لَا یَتَکَلَّمُ، فَقَالَتْ:یَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا ابْنِی وَبَقِیَّةُ أَهْلِی، وَإِنَّ بِهِ بَلَاءً لَا یَتَکَلَّمُ فَقَالَ:رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:ائْتُونِی بِشَیْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِیَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا، فَقَالَ:اسْقِیهِ مِنْهُ، وَصُبِّی عَلَیْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِی اللَّهَ لَهُ. قَالَتْ:فَلَقِیتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ:لَوْ وَهَبْتِ لِی مِنْهُ، فَقَالَتْ:إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَی، قَالَتْ:فَلَقِیتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ، فَقَالَتْ:بَرَأَ وَ عَقَلَ عَقْلًا لَیْسَ کَعُقُولِ النَّاسِ)) ترجمہ: میں نے یوم نحر کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے وسط سے جمرہ عقبہ پہ رمی فرما رہے تھے پھر آپ واپس پلٹے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت اپنے بچے کو ساتھ لئے آپ کے پیچھے ہو لی، اس بچے پر کوئی آفت تھی جس کے باعث وہ کلام نہیں کر سکتا تھا اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا اور میرے اہل کا پسماندہ ہے اور اسے ایک مصیبت پہنچی ہے جس کے باعث یہ کلام نہیں کر سکتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھوڑا پانی لاؤ، پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو عطا کر دیا اور فرمایا: اس پانی میں سے اس بچے کو پلاؤ اور اس پر چھڑکو اور اللہ تعالی سے اس کے لئے شفا مانگو، حضرت ام جندب کہتی ہیں میں اس عورت سے ملی اور کہا کہ کاش تم اس پانی میں سے کچھ مجھے دو تو اس نے کہا کہ یہ پانی اس مصیبت زدہ کے لئے ہے، حضرت ام جندب کہتی ہیں میں ایک سال بعد اس عورت سے ملی اور اس لڑکے کے بارے پوچھا، تو اس نے بتایا کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور ایسا عقلمند ہو گیا کہ اس کی عقل عام لوگوں کی سی نہیں۔

(سنن ابن ماجہ،باب النشرۃ،ج 2،ص1168،داراحیاء الکتب العربیہ،بیروت☆المعجم الکبیر للطبرانی،ام جندب ازدیہ،ج25،ص160،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ☆مصنف ابن ابی شیبہ،فی

المریض مایرقی به ویعوذ به،ج5،ص48،مکتبة الرشد،ریاض)

ہاتھ درست ہوگئے

حدیث : حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ام جمیل سے روایت کرتے ہیں، ام جمیل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:((اقبلت بك من أرض الْحَبَشَة حَتَّى إِذا كنت من الْمَدِينَة بليلة طبخت طبيخا ففنى الْحَطب فَخرجت أطلب الْحَطب فتناولت الْقدر فَانْكَفَأت على ذراعك فَأتيت بك النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل يتفل على يدك وَهُوَ يَقُول (اذْهَبْ الباس رب النَّاس اشف أَنْت الشافي لَا شِفَاء إِلَّا شفاء ك شِفَاء لَا يُغَادر سقما فَمَا قُمت بك من عِنْده حَتَّى برأت يدك)) ترجمہ: میں سرزمین حبشہ سے تمہیں لے کر چلی یہاں تک کہ جب ایک رات مدینہ منورہ پہنچی اور کھانا پکا رہی تھی کہ لکڑی ختم ہوگئی میں لکڑی تلاش کرنے کے لئے گھر سے نکلی تو دیگچی گری اور تمہارے ہاتھوں پر بہہ گئی پس میں تمہیں لے کر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس گئی حضور نے اپنا لعاب دہن مبارک تمہارے ہاتھوں پر لگایا اور آپ کہہ رہے تھے ''اے سب لوگوں کے پروردگار اس سے تکلیف کو دور فرما دے، شفا عطا فرما کہ تو شافی ہے اور تیرے سوا کوئی ایسا شفا دینے والا نہیں کہ بیماری اپنا نشان بھی نہ چھوڑے''میں تمہیں لئے حضور کے پاس ہی کھڑی تھی کہ تمہارے ہاتھ درست ہوگئے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم،ذكر فاطمة بنت المجلل ام جميل،ج 4،ص70، دارالفكر، بيروت ☆دلائل النبوة لابی نعيم،دعاء ہ بشفاء يد محمد بن حاطب،ج 1،ص467، دارالنفائس، بيروت ☆دلائل النبوة للبيهقی،باب فی نفثه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم،ج6،ص175،دارالكتب العلميه،بيروت ☆الخصائص الكبری،ذكر معجزاته فی ضروب الحيوانات،ج 2،ص115،دارالكتب العلميه،بيروت)

میں گواہی دیتی ہوں

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اللهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ:مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ :فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ:يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ:قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا)) ترجمہ: میں اپنی مشرکہ ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا، ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو وہ مجھے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایسی باتیں سنانے لگی جنہیں میں ناپسند کرتا تھا پس میں روتا ہوا حاضر بارگاہِ رسالت ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تو وہ انکار کر دیتی اور آج میں نے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے وہ باتیں سنائیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں، آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ میری ماں کو ہدایت عطا فرمائے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: یااللہ عزوجل

ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما، پھر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دعا کی بشارت پا کر نکلا اور اپنے دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو فرمایا: اے ابو ہریرہ اپنی جگہ پہ ٹھہر جاؤ اور میں نے پانی بہنے کی آواز سنی، آپ کہتے ہیں میری والدہ نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی اور جلدی سے اپنا دوپٹا اوڑھ کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کہتے ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف پلٹا، میں آپ کے پاس آیا تو خوشی سے رو رہا تھا، کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمادی، تو رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور فرمایا یہ بھلائی ہے۔

(صحیح مسلم، باب من فضائل ابی ہریرہ، ج4، ص1938، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صرف اشارے سے

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا قَدْ أَلْزَقَهَا الشَّيَاطِينُ بِالرَّصَاصِ وَالنُّحَاسِ فَكَانَ كُلَّمَا دَنَا مِنْهَا بِمِخْصَرَتِهِ تَهْوِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّهَا وَيَقُولُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ فَتَسَاقَطَ عَلَى وُجُوهِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ إِلَى الْمَسِيلِ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور بیت اللہ شریف کے اردگرد 360 بت تھے جن کو شیطانوں نے سیسہ اور تانبے کے ساتھ گاڑا تھا جب آپ اپنی چھڑی کے ساتھ ان کے قریب ہوئے تو وہ بت چھوئے بغیر گرتے جاتے اور آپ فرمارہے تھے (حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک

باطل کو مٹنا ہی تھا) تو وہ منہ کے بل گر رہے تھے پھر آپ نے حکم دیا اور ان بتوں کو مسیل کی طرف نکال دیا گیا۔

(دلائل النبوة لابی نعیم، ذکر ما کان فی فتح مكة، ج1، ص519، دارالنفائس، بیروت☆دلائل النبوة للبیہقی، باب دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ، ج5، ص72، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا)) ترجمہ: میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو کیسے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں مکۃ المکرمہ کی وادی میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا، اور دوسرا زمین وآسمان کے درمیان رہا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا یہی وہ (ہمارے آقا) ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں!، ایک (اوپر والا) بولا: ان کا ایک شخص کے ساتھ وزن کرو، جب دوسرے (زمین والے) نے میرا ایک شخص کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر کہا: دس کے ساتھ وزن کرو، میرا دس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر کہا: سو کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا سو کے ساتھ وزن

کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر فرشتے نے کہا کہ ہزار کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا ہزار کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا (بلکہ) گویا کہ میں ان ہزار کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے پلڑے کے ہلکے پن کی وجہ سے میرے اوپر اچھل کر گر پڑیں گے، فرشتے نے دوسرے سے کہا: اگر ان کا وزن ان کی پوری امت کے ساتھ بھی کرو گے تو یہ ان پر بھاری رہیں گے۔

(سنن دارمی، باب کیف کان اول شان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص164، دارالمغنی للنشر ولتوزیع، عرب☆مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1608، المکتب الاسلامی، بیروت)

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید وبند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

رکانہ پہلوان

دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی، خصائص کبری اور مواہب اللدنیہ وغیرہ کتب میں ہے، واللفظ للآخر: ((انه كان بمكة رجل شديد القوة يحسن الصراع وكان الناس يأتونه من البلاد للمصارعة فيصرعهم .فبينا هو ذات يوم فى شعب من شعاب مكة إذ لقيه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال له:يا ركانة ألا تتقى الله وتقبل ما أدعوك إليه أو كما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ركانة:يا محمد!هل من شاهد يدل على صدقك؟ قال: أرأيت إن صرعتك أتؤمن بالله ورسوله؟ قال:نعم يا محمد، فقال له:تهيأ للمصارعة قال :تهيأت، فدنا منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه ثم صرعه، قال فتعجب ركانة من ذلك، ثم سأله الإقالة والعودة، ففعل به ذلك ثانيا وثالثا.فوقف ركانة متعجبا وقال:إن شأنك لعجيب)) ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایک بہت طاقت ور شخص (رکانہ نامی) رہتا تھا، جو کہ بہت ماہر پہلوان تھا، لوگ

دوسرے شہروں سے اس کے پاس کشتی کرنے کے لیے آتے، وہ ان پر غالب رہتا، ایک دن مکہ کی کسی وادی میں اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: اے رکانہ! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور میری دعوتِ اسلام کو قبول نہیں کرتا؟، رکانہ نے آپ سے کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کی سچائی پر کوئی دلیل ہے؟، آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں پچھاڑ دوں تو کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ گے، اس نے کہا: ہاں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!، تو آپ نے اس سے فرمایا: کشتی کے لیے تیار ہو جاؤ، اس نے کہا: میں تیار ہوں، رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے قریب ہوئے اور اس کو پکڑ کر پچھاڑ دیا، رکانہ اس سے حیران رہ گیا، اس نے پھر کشتی کرنے کے لیے کہا: نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو پچھاڑ دیا، اسی طرح تیسری مرتبہ اسے پچھاڑ دیا، رکانہ حیران ومتعجب رہ گیا اور کہنے لگا: آپ کی شان بڑی عظیم ہے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر خبر رکانہ، ج1، ص394، دارالنفائس، بیروت☆دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی استنصار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 6، ص250، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆خصائص کبری، ج1، ص215، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆ المواہب اللدنیہ، الفصل الثانی فیما اکرم اللہ تعالیٰ بہ، ج2، ص133,134، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا، کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر یہ مسلمان ہو گئے۔“

(بہار شریعت، حصہ16، ص512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ابو الاسود جمحی پہلوان

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللفظ

للقسطلانی:((وقد صارع صلی اللہ علیہ وسلم جماعة غیر رکانة، منهم أبو الأسود الجمحی، کما قاله السهیلی. ورواه البیهقی، وکان شدیدا بلغ من شدته وأنه کَانَ یَقِفُ عَلَی جِلْدِ الْبَقَرِ وَیُجَاذِبُ أَطْرَافَهُ عَشَرَةٌ لِیَنْزِعُوهُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ فَیَتَفَرَّی الْجِلْدُ وَلَمْ یَتَزَحْزَحْ عَنْهُ، فدَعَا رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم إلی المُصَارعةِ وقال:إن صرعتَنِی آمنتُ بك، فصَرَعَه رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم فلم یؤمن)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکانہ کے علاوہ پہلوانوں کی ایک جماعت سے کشتی کی ہے، ان میں سے ابوالاسود جمحی پہلوان بھی ہے جیسا کہ سہیلی نے اسے ذکر کیا ہے اور امام بیہقی نے (بھی) اسے روایت کیا ہے، یہ شخص بہت طاقتور تھا، اس میں اتنی طاقت تھی کہ یہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی کھال کو کھینچتے تاکہ اس کے قدموں کے نیچے سے کھال کو نکال لیں، کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مگر ابو الاسود ذرا برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹتا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کشتی کی دعوت دی اور کہا کہ اگر آپ نے مجھے ہرا دیا تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

(المواهب اللدنیه، الفصل الثانی فیما اکرم الله تعالیٰ به، ج 2، ص134، المکتبة التوفیقیه، مصر ☆ جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری، باب ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم، ج2، ص170، المطبعة الشرفیه، مصر)

واللہ وہ سن لیں گے

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

((انَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَھَا فِی لَیْلَتِھَا ,فَقَامَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاۃِ ,فَسَمِعَتْہُ یَقُولُ فِی مُتَوَضَّئِہِ:لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا ,نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ:یَا رَسُولَ اللّٰہِ ,سَمِعْتُکَ تَقُولُ فِی مُتَوَضَّئِکَ:لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا ,

نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,کَأَنَّکَ تُکَلِّمُ إِنْسَانًا ,فَھَلْ کَانَ مَعَکَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: ھَذَا رَاجِزُ بَنِی کَعْبٍ یَسْتَصْرِخُنِی ,وَیَزْعُمُ أَنَّ قُرَیْشًا أَعَانَتْ عَلَیْھِمْ بَنِی بَکْرٍ)) ترجمہ: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے قیام فرمایا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے تاکہ نماز کے لیے وضو فرمائیں، میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دورانِ وضو تین مرتبہ فرمایا: لبیک لبیک لبیک، اور تین مرتبہ فرمایا: تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ دورانِ وضو فرمارہے تھے: لبیک لبیک لبیک، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، گویا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی انسان سے کلام فرمارہے تھے، کیا آپ کے ساتھ کوئی تھا؟ فرمایا: بنی کعب کا راجز مجھے مدد کے لیے پکار رہا تھا، اس کا گمان تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنی بکر کی مدد کی ہے۔

(المعجم الصغیر، من اسمه احمد، ج 2، ص167، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ دلائل النبوة لاسماعیل الاصبهانی، ص73,74، دارطیبه، ریاض)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میلوں دور موجود راجز کی آواز بھی سن رہے ہیں اور نصرت نصرت فرما کر ان کی مدد بھی فرمارہے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں — ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے — اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

تمت

ماخذ ومراجع

قرآن مجید، کلام الٰہی
(ترجمۂ قرآن کنزالایمان،اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفی1340ھ)

کتب التفاسیر

(معالم التنزیل(تفسیر بغوی)،امام ابو محمد الحسین بن مسعود فراء بغوی متوفی 516ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی،ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی671 ھ،دارالکتاب العربی، بیروت)
(تفسیر الخازن،علاء الدین علی بن محمدبغدادی متوفی 741 ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(الدر المنثور،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)
(روح البیان،مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوف1137ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(روح المعانی،ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی 1270ھ،دار الفکر،بیروت)

کتب الحدیث

(مؤطاامام مالک،المؤلف :مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحی المدنی (المتوفی179ھ،میر محمد کتب خانہ ،کراچی)
(المصنف لعبد الرزاق،أبو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (المتوفی211ھ، المجلس العلمی، بیروت)
(المصنف لابن أبی شیبۃ،حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی

عبسی متوفی 235 ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت ومکتبۃ الرشد،الریاض والدار السلفیۃ، الہندیۃ)
(المسندللإمام أحمد بن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی241ھ، مؤسسۃ الرسالہ،بیروت و المکتب الاسلامی ،بیروت)
(مسند الدارمی،المؤلف :أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی255ھ،دارالمحاسن للطباعۃ ، قاہرۃ)
(صحیح البخاری،امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ، دارطوق النجاۃ،شاملہ وقدیمی کتب خانہ، کراچی)
(صحیح مسلم،امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ،داراحیاء التراث العربی،بیروت وقدیمی کتب خانہ، کراچی)
(سنن ابن ماجہ،امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 273ھ،داراحیاء الکتب العربی،حلب وایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(سنن أبی داود،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی 275ھ،آفتاب عالم پریس، لاہور)
(جامع ترمذی،امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ،دارالفکر ، بیروت وقدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(البحر الزخار،أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (المتوفی292ھ،مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورۃ)
(مسند أبی یعلی،شیخ الاسلام ابو یعلٰی احمدبن علی بن مثنی موصلی متوفی 307ھ،مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)
(صحیح ابن خزیمہ،المؤلف :أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ بن

المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری (المتوفی 311ھ، المکتب
الاسلامی ،بیروت)
(شرح معانی الآثار،المؤلف :أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد
الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی
(المتوفی321 ھ، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(شرح مشکل الآثار للطحاوی،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن
عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی
(المتوفی321 ھ،مؤسسة الرساله،بیروت)
(المعجم الکبیرللطبرانی،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی،
متوفی360ھ، المکتبة الفیصلیة، بیروت ومکتبه ابن تیمیه،القاہرہ)
(المعجم الأوسط للطبرانی،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
متوفی360ھ، مکتبة المعارف ،ریاض ودارالحرمین،القاہرہ)
(الجامع الصغیر،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
متوفی360ھ،المکتب الاسلامی ،بیروت)
(الکامل لابن عدی،امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفیٰ
365ھ، دارالفکر، بیروت)
(سنن الدارقطنی،المؤلف :أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی
بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی
(المتوفی385ھ،دارالمعرفة ،بیروت)
(المستدرك للحاکم،امام ابو عبد الله محمد بن عبد الله حاکم
نیشاپوری متوفی405 ھ،دارالفکر ،بیروت ودار الکتب العلمیه، بیروت)
(السنن الکبری ،المؤلف :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی
الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی458ھ، دارصادر

،بیروت)
(تاریخ دمشق الکبیر ،علامه علی بن حسن ، متوفیٰ 571ھ،داراحیاء
التراث العربی ،بیروت)
(شرح النووی،امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی
676ھ، قدیمی کتب خانه، کراچی)
(مشکلۃ المصابیح،علامه ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ،المکتب
الاسلامی ، بیروت و قدیمی کتب خانه ،کراچی)
(مجمع الزوائد،حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی
807ھ،مکتبة القدسی،القاہرہ وبیروت دارالکتاب بیروت)
(فتح الباری،امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی
852ھ،داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالمعرفه،بیروت)
(عمدۃالقاری ،امام بدرالدین ابومحمدمحمودبن
احمدعینی،متوفیٰ 855ھ،داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالکتب
العلمیة، بیروت)
(إرشاد الساری،شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی
متوفی923ھ،دارالکتب العلمیة، بیروت)
(کنز العمال،المؤلف :علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان
القادری الشاذلی الہندی البرہانفوری ثم المدنی فالمکی الشہیر
بالمتقی الہندی (المتوفی975ھ،مؤسسة الرساله، بیروت)
(المرقاة، کتاب العلم،علامه ملا علی بن سلطان قاری
،متوفی1014ھ،المکتبة الحبیبیه کوئٹه)
(أشعة اللمعات،شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی،
متوفی1052ھ،مکتبه نوریه رضویه،سکھر)

(حاشیہ سندی علی سنن نسائی ،المؤلف :محمد بن عبد الهادی التتوی، أبو الحسن، نور الدین السندی (المتوفی 1138ھ،المطبوعات الاسلامیہ،حلب)

(الترغیب والترھیب،امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی 1248ھ،مصطفی البابی ،مصر)

کتب العقائد

(میزان الشریعۃ الکبریٰ،عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمدشعرانی متوفی 973ھ، دارالکتبالعلمیۃ، بیروت)

(تحفہ اثنا عشریہ ،شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1239ھ، سہیل اکیڈمی ،لاہور)

کتب السیرۃ

(مغازی الواقدی،المؤلف :محمد بن عمر بن واقد السهمی الأسلمی بالولاء ، المدنی، أبو عبد الله، الواقدی (المتوفی 207ھ،دارالاعلمی،بیروت)

(دلائل النبوۃ للبیہقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی (المتوفى: 458ھ،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(البدایۃ والنہایۃ،عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی ،متوفیٰ 774ھ،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

(الخصائص الکبری،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،دار الکتب العلمیہ، بیروت و گجرات، الہند)

(انموذج اللبیب،المؤلف :عبد الرحمن بن أبی بكر، جلال الدين السيوطی (المتوفى911ھ،وزارۃالاعلام،جدہ)

(الجوہر المنظم،شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی 974ھ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

(سیرت حلبیہ،المؤلف :علی بن إبراہیم بن أحمد الحلبی، أبو الفرج، نور الدین ابن برہان الدین (المتوفی1044ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

کتب التصوف

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی 544 ھ،دارالفیحاء،عمان)

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الرابع، الفصل الثانی،شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی 932ھ،المکتب الاسلامی ،بیروت)

(شرح الشفاء لملاعلی قاری،ملا علی قاری ہروی حنفی متوفی1014ھ، دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ،المؤلف :أبو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (المتوفی1122ھ، دارالمعرفۃ ،بیروت)

(اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ ابن حبان والحاکم،سید محمد بن محمدحسینی زبیدی ،متوفیٰ1205ھ،دارالفکر،بیروت)

کتب الفقہ

(ردالمحتار،محمد امین ابن عابدین شامی متوفی 1252ھ،دارالفکر،بیروت)

(فتاوی رضویہ ،اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفی 1340ھ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

التراجم والطبقات

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،المؤلف :أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن

منیع الہاشمی بالولاء ، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد
(المتوفی،230ھ، دارصادر، بیروت)
(التاریخ الکبیر ،امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی
256ھ،دارالباز للنشروالتوزیع ،مکۃ المکرمۃ)
(الاستیعاب،المؤلف :أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر
بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی463ھ،دارالجیل،بیروت)
(اسدالغابۃ ،المؤلف :أبو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن
عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر
(المتوفی630ھ، دارالفکر، بیروت)
(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،المؤلف :أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد
بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی852ھ،دارالفکر ،بیروت)

متفرق کتب

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم،المؤلف :
أحمد بن الفرات بن خالد الضبی الرازیّ، أبو مسعود (المتوفی258ھ،
دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(المقاصد الحسنۃ،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد
الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالکتاب العربی،بیروت)
(القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر
محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالریان
للتراث
(الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ (قصیدہ بردہ)،المؤلف :سلیمان
بن خالد الحربی،مرکز اہلسنت گجرات، الہند)
(شرح خرپوتی علی البردہ،علامہ عمر بن احمد الخرپوتی،نورمحمد

اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب، کراچی)
(تقویۃ الایمان،اسماعیل دہلوی متوفی 1246ھ،مطبع علیمی اندرون
لوہاری دروازہ، لاہور)
(حدائق بخشش،اعلیٰ حضرت امام احمدرضا خان متوفی 1340،ناشر
اکبر بک سیلرز،لاہور)

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ کر لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

مصنف کی دیگر قابلِ مطالعہ کتب

نام کتاب	مصنف	قیمت
مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ترجمہ و تحقیق و تخریج و تقدیم، تحشیہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مفتی محمد ہاشم خان العطاری	240
فیضان فرض علوم	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	320
احکام تعویذات مع تعویذت کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	160
احکامِ عمامہ مع سبز عمامہ کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	200
احکام داڑھی مع وجوبِ داڑھی پر دلائل	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	40
احکامِ لقمہ	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	40
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور معمولات ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	280
محرم الحرام اور عقائد ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	180
معراج النبی اور معمولات ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	200
حکومت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	80
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 5	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	200
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 6	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	220
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 7	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	220
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 8	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	240
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 9	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	240